

تَذَكِّرَةٌ فَارُوقٌ

شہید حجت اقدس مفتی محمد فاروق حب صائمیر طھی رحمۃ اللہ علیہ

بانی و شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ، بیرونی، انڈیا

خلیفۃ الامم حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

محترم حالت زندگی، کچھ یادیں کچھ باتیں، ملفوظات و واقعات، تصنیف،
مبشرات منامیہ، منظومات، سلسلہ تصوف اور فہرست خلفاء



مرتب

خلیل احمد قاضی خادم مدینہ اکیڈمی ڈیوزبری، انگلینڈ



ناشر

مدینہ اکیڈمی ڈیوزبری، انگلینڈ

تذكرة فاروق

شہید حج حضرت اقدس مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

بانی و شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ میرٹھ اٹھیا

علیفہ اہل فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

مختصر حالات زندگی، کچھ یادیں کچھ باتیں، ملفوظات واقعات، تالیفات،
مبشرات، مناسیب، منظومات، سلسلہ تصوف اور فہرست خلفاء

مرتب

خلیل الحمد ضی

خادم مدینہ اکیڈمی ڈیوزری، الگینڈ

ناشر

مدینہ اکیڈمی

ڈیوزری، الگینڈ

تفصیلات

کتاب کا نام: تذکرہ فاروق

مرتب: مولانا خلیل احمد قادری صاحب

نظر ثانی / کمپوزنگ: مفتی محمد امتنی از حافظی صاحب

صفحات: ۹۶

سن اشاعت: ربیعہ دینہ ۱۴۲۳ھ - فروری ۲۰۲۲ء

ناشر: مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلستان

ملنے کا پتہ

مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری، انگلستان

Madina Academy

Swindon Road, Dewsbury, West Yorkshire, WF13 2PA, England

Tel: 00 44 7852762632 / Email: publications@madinaacademy.org.uk

Website: madinaacademy.org.uk

فہرست مضامین

شمار	عنوان	صفحہ
۱	عشر مرتب	۹
۲	دعائیہ کلمات: حضرت مولانا ابراہیم پانڈو ر صاحب دامت برکاتہم	۱۱
۳	مختصر حالات زندگی شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی	۱۳

☆ کچھ یادیں کچھ باتیں ☆

۱	شہید حج کے اوصاف و کمالات	۲۳
۲	اکابر اہل علم کی شہادت	۲۴
۳	راقم الحروف کا شہید حج سے تعلق	۲۵
۴	تعلق کی ابتداء	۲۵
۵	شہید حج سے آخری گفتگو	۲۶
۶	حضرت مولانا یوسف متالا صاحب سے شہید حج کا مشائی تعلق	۲۶
۷	حضرت مولانا یوسف متالا صاحب کے دل میں شہید حج کی قدر و منزلت	۲۷

☆ ملفوظات و واقعات ☆

۸	ملفوظات، مواعظ اور مکتوبات کی اہمیت	۳۱
---	-------------------------------------	----

تذکرہ فاروق

۳۱	حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب میرٹھی	۹
۳۲	ایک خاص کرامت	۱۰
۳۳	مولانا الیاس بھیتیات شہید	۱۱
۳۴	حضرم شریف میں موت	۱۲
۳۵	حضرت مولانا عبد الرحیم متلا صاحب کا بوقت وصال حال	۱۳
۳۵	حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکنی کی عجیب چاہت	۱۴
۳۶	حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی خواب میں زیارت	۱۵
۳۶	حضرت فقیہ الامت اور پھول کے درمیان ایک دلچسپ تخلی مکالمہ	۱۶
۳۷	رب کی شان	۱۷
۳۷	مسجدہ میں مجتب اہلی کا احساس	۱۸
۳۷	مرتا ہوں جس پر وہ ادا اور ہی کچھ ہے	۱۹
۳۸	اختلاف سے کنارہ کشی	۲۰
۳۸	جمع بین اصول تین میں اختیاط	۲۱
۳۸	مشائخ کی صحبت کا پرتو	۲۲
۳۹	بیداری میں حضور مسیح اعلیٰ کی زیارت	۲۳
۳۹	امیرزبانی تبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی کا وصال	۲۴

۳۹	حضرت مولانا حفظہ الرحمن صاحب کی مبارک موت	۲۵
۴۰	حضرت مولانا حجیم یہ مکرم حیین صاحب سنوار پوری زید مجید ہم کے صاحبزادہ کا وصال	۲۶
۴۰	مفسر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میال صاحب ندوی	۲۷
۴۰	حضرت حافظ عبد العزیز صاحب رائے پوری	۲۸
۴۱	حضرت مولانا اقبال احسان صاحب کائد حلوی	۲۹
۴۲	حضرت مولانا مظہر صاحب نانو توی	۳۰
۴۲	تواضع اور فنا نیت	۳۱
۴۳	حفظ قرآن کی برکت	۳۲
۴۳	اکابر علماء دیوبند سے دوری	۳۳
۴۴	اکابر سے دوری روحاںی موت سے کچھ کہ نہیں!	۳۴
۴۴	نصاب مدارس کی ایک ضرورت	۳۵
۴۴	مدارس کے نصاب کی ایک کمی	۳۶
۴۵	عوام الناس کی علماء سے دوری	۳۷
۴۵	فرق بالله اپنے مشن میں کامیاب کیوں ہیں؟	۳۸
۴۵	ہماری ایک غلط فہمی	۳۹
۴۶	حضرت فقیہ الامت کی خود احتسابی	۴۰

۳۶	ایمان: خدا کی عظیم ترین نعمت	۳۱
۳۷	تم کو ہمارے شمال پڑھانے کی بھی فرصت نہیں!	۲۲
۳۸	حضرت مولانا محمد سعیّد اللہ خاں صاحب جلال آبادیؒ کا بوقت وصال استقبال	۲۳
۳۹	امید شفاعت نبوی ﷺ	۲۴

☆ مبشرات منامیہ ☆

۵۱	رویا صالحہ کی حقیقت	۲۵
۵۲	خواب (۱)	۲۶
۵۲	خواب (۲)	۲۷
۵۲	خواب (۳)	۲۸
۵۳	خواب (۴)	۲۹
۵۳	خواب (۵)	۵۰
۵۳	خواب (۶)	۵۱

☆ فہرست تالیفات ☆

۵۷	فہرست تالیفات شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ	۵۲
----	---	----

☆ شجرة تصوّف وفهرست خلفاء ☆

٤٣	شجرة مباركة محمودية امدادية جنتية	٥٣
٨٣	فهرست خلفاء شهیدن حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی	٥٢

☆ منظومات ☆

٨٩	وفات حسرت شهیدن حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی	٥٥
٩٠	اطهار تعزیت بروفات شهیدن حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی	٥٦
٩٣	مرثیہ بروفات شهیدن حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی	٥٧





مفتی صاحبؒ کی ناگہانی حادثاتی موت نے سید احمد
شہید صاحب رائے بریلوی، مولانا شاہ اسماعیل صاحب
دہلوی اور مولانا شاہ وصی اللہ صاحب الہ آبادی رحمہم اللہ کی
شهادتی اموات کی یاد تازہ کر دی۔ یہ حضرات دنیا سے
اس طرح رخصت ہوئے کہ زمین پر اپنی کوئی نشانی بھی
نہیں چھوڑ گئے۔

بعد از وفات تُربتِ مادر زمیں محو
درستینہ ہائے مردم عارف مزارِ ماست

﴿حضرت مولانا ابراہیم پانڈو رضی اللہ عنہ و میرزا عارف دامت برکاتہم﴾

عرض مرتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شہید حج حضرت اقدس مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ کے سانحہ ارجمند کے بعد حضرت الاتاذ مولانا عبد الرؤوف صاحب لاچپوری دامت برکاتہم (غایف مسح الامت) حضرت مولانا محمد مسحی اللہ غانصاً صاحب جلال آبادیؒ نے بندہ سے فرمایا کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے متعلق جو کچھ یادیں اور باتیں آپؒ کے پاس محفوظ ہیں انھیں قلم بند کر لیں اور اس کا ایک عکس (Copy) نکال کر مجھے بھی دے دیں، حضرت الاتاذ دامت برکاتہم کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے بندہ نے اپنے ذہن میں منتشر و متفرق یادوں اور باتوں کو کیف ماتفاق پر درقرار طاس کر دیا۔

اے ہمد مال بھلا و نتم یاد رفگاں

و اماند گاں کو ہے بی بی ارشاد فر تگاں

ابھی کچھ عرصہ قبل حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ کے فرزند مفتی محمود حسن صاحب سلمہ نے اپنے والد بزرگوارؒ کے احوال و وفاک پر مضامین کی جمع و ترتیب کا مہتم بالاشان کام شروع فرمایا، انھوں نے بندہ سے فرمایا کہ کوئی مضمون تحریر کر کے ارسال کر دیں، اس وقت فراؤ خیال آیا کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے متعلق یادوں اور باتوں پر مشتمل غیر مرتب مضمون ہی کو مرتب کر کے ارسال کر دیا جائے؛ لیکن جب ترتیب و تنظیم کا کام شروع کیا تو مضمون خاصا طول پکڑ گیا اور ایک رسالہ کی شکل اختیار کر گیا؛ لہذا مناسب

معلوم ہوا کہ اس مجموعہ کو کتابچہ کی شکل میں بغرض افادہ عام شائع کر دینا چاہیے۔

بندہ نے زیرنظر کتاب کی تالیف کے بعد اس کا مسودہ برائے مراجعت حضرت مولانا ابوالحیم پانڈور صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں ارسال کیا، آپ نے مراجعت کے بعد عائیہ کلمات تحریر فرمادیے، مزید ایک قیمتی مشورہ عنایت فرمایا کہ کتاب میں حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ کے لقب کے طور پر ”شہید منی“ کے بجائے ”شہید حج“ استعمال کیا جائے؛ کیوں کہ آپؒ کی شہادت دوران حج بحال احراام تلبیہ پڑھتے ہوئے ہوئی اور منی کی سرز میں کی تقدیمیں بھی حج ہی کی وجہ ہے۔

حضرت مولانا ابوالحیم صاحب دامت برکاتہم کے اسی ارشاد کی وجہ سے ہم نے پوری کتاب میں ”شہید حج“ کا لقب استعمال کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کے سایہ کو ہم پر دیر تادری قائم رکھئے اور آپ کی جمیع مساعی و خدمات کو قبول فرمائے، آمین۔

بندہ

خلیل احمد قاضی

خادم مدینہ اکیڈمی، ڈیوزبری

۱۶ / دسمبر ۲۰۲۱ء
۳۲۳ ہجری / الاولی جمادی

دعا تیہ کلمات

حضرت مولانا ابراہیم پاٹھ و ر صاحب دامت برکاتہم
خیف خشن الحدیث حضرت مولانا محمد ز کریما صاحب کانڈھلوی مہاجر مدینی
خادم خاص فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِرَادِ مَكْرُومِ جَنَابِ مَوْلَانَا عَلَيْهِ الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْبَرُ!
مدیر مدینہ اکیڈمی ڈیوز بری، انگلینڈ
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

اللہ کرے آپ ہمکنار عافیت ہوں، آپ کا مرسلہ ”تذكرة فاروق“ کا مسودہ نظر نواز ہوا، اللہ تعالیٰ کی توفیق آپ کی علیف و ہم رکاب ہے کہ آپ نے ایک عالم با عمل شہید حج مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی کا تذکرہ اس والہانہ انداز سے کیا کہ انھیں ایک جیتا جائیتا انسان بنادیا، اور ان کا سر اپا ہماری نظروں کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ بقول جگر مراد آبادی مر جوں جگروہ کب کے آئے بھجی اور کچھ بھی نظر میں اب تک سمارہ ہے میں یہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں مفتی صاحب، یہ احرار اور دوسرے بہت سے رفقاء حضرت علامہ مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ کے خوان نعمت کے خوشی چین و دریوزہ گرتھے، مگر وہ ہم سب پر بازی لے گئے

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوان عشق

اوہ سحر ارفت و مادر کوچ پار سوا شدیم

[ہم اور مجنوں مکتب عشق کے ہم سبق ساتھی تھے وہ حرام میں بخل گیا اور ہم شہر دزشہر کوچ بکوچ رسو ا ہوئے۔]

مفتقی صاحبؒ کی ناگہانی حادثاتی موت نے سید احمد شہید صاحب رائے بریلوی،
مولانا شاہ اسماعیل صاحب دہلوی اور مولانا شاہ وصی اللہ صاحب الہ آبادی رجم جم اللہ کی شہادتی
اموات کی یاد تازہ کر دی۔ یہ حضرات دنیا سے اس طرح رخصت ہوئے کہ زمین پر اپنی کوئی
نشانی بھی نہیں چھوڑ گئے

بعد از وفات تربت مادر زمیں مجو

در سینہ ہائے مردم عارف مزار ماست

[وفات کے بعد ہماری قبر زمیں پر مت تلاش کرو، ہمارا مزار معرفت کے حامل اشخاص کے سینوں میں ہے۔]
دعاؤ گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش و کاہش کو علم نافع کے زمرہ میں شامل
کر کے قولیت عام و خاص سے نوازے ع

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محنا

ابراهیم پانڈور

جرمٹن، ساؤ تھا افریقہ

۲۶ / جمادی الاولی ۱۴۳۷ھ - ۳۱ / دسمبر ۲۰۲۱ء

مختصر حالات زندگی

شہید حج حضرت اقدس مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

﴿مرتب: مولانا غلیل احمد قاضی صاحب﴾

اسم گرامی:

محمد فاروق بن ابراہیم بن چودھری عبدالجہان۔

سن ولادت:

۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء

جائے ولادت:

زین پور، تحصیل: سردھنہ، ضلع: میرٹھ، صوبہ: یوپی (انڈیا)

ابتدائی تعلیم:

آپ نے قاعدہ و ناظرہ قرآن کریم اپنے گاؤں زین پور ہی میں حافظ اکرم صاحب کے پاس مکمل کیا جو کہ مولانا امیر احمد صاحب کاندھلوی صدر مدرس مظاہر علوم سہارنپور کے صاحزادے تھے۔

مکمل حفظ قرآن:

ناظرہ مکمل ہونے کے بعد حافظ اکرم صاحب کے حکم سے اپنے گاؤں سے قریب ایک بستی جس سلطان نگر تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ اشرفیہ میں قاری محمد

ابراهیم صاحبؒ کے پاس مکمل قرآن کریم حفظ کیا۔

فارسی، عربی اور تجوید کی تعلیم:

حفظ مکمل کرنے کے بعد آپؒ کے چچا حافظ عنیف صاحبؒ نے آپؒ کا داخلہ دار العلوم حسینیہ تاؤلی میں کرایا۔ وہاں پر آپؒ نے تجوید قاری غریب نواز صاحبؒ سے پڑھی، میزان و منشعب اور نجومیر وغیرہ مولانا عبد اللہ صاحب بستوی مہاجر مدینیؒ سے پڑھی۔

مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد میں داخلہ:

۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۵ء میں آپؒ کے چچا آپؒ کو مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد لے کر آئے اور عربی دو میں آپؒ کا داخلہ کرایا، آپؒ نے عربی دو میں سے لے کر آخر تک کی تعلیم مفتاح العلوم میں حاصل کی۔ ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۵ء آپؒ کے مفتاح العلوم جلال آباد کے زمانہ تعلیم کا آخری سال ہے۔

مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد کے اساتذہ:

- تک الامت حضرت مولانا محمد تک الحنفی صاحب جلال آبادیؒ
- حضرت علامہ رفیق احمد صاحب بھیمانیؒ
- حضرت مولانا احمد حسن داد امیال صاحبؒ
- حضرت مولانا اجاد حسین صاحب دیوبندیؒ
- حضرت مفتی نصیر احمد صاحبؒ
- حضرت مولانا صفی اللہ خان صاحب عرف بھائی جانؒ

حضرت مولانا عقیل الرحمن صاحب دامت برکاتہم

دارالعلوم دیوبند میں فتاویٰ نویسی کی مشق:

مفتاح العلوم سے فراغت کے بعد آپ کا ارادہ دارالعلوم دیوبند میں تکمیل ادب میں داخلہ کا تھا؛ مگر علامہ رفیق احمد صاحب نے دارالعلوم میں فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی سے فتویٰ نویسی کا مشورہ دیا اس طرح آپ دارالعلوم آگئے۔ آپ نے دارالعلوم میں باضابطہ داخلہ تو نہیں لیا؛ لیکن حضرت فقیہ الامت، حضرت مفتی نظام الدین صاحب اور حضرت مفتی سعید احمد صاحب کی خدمت میں رہ کر ۱۹۷۴ء میں فتویٰ نویسی کی مشق کی۔

بیعت اور اصلاحی تعلق:

۱۹۷۱ء میں آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور اسی سال آپ نے فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی سے اصلاحی تعلق قائم فرمایا۔ آپ بیعت ہونے کا واقعہ خود بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت فقیہ الامت نے فرمایا کہ تم نے اتنے روز جلال آباد میں تعلیم حاصل کی؛ لیکن حضرت (مجھ الامت) سے بیعت نہیں ہوئے، آج جمعہ کا دن ہے، چلو جلال آباد میں تمھیں حضرت سے بیعت کر دوں، میں خاموش رہا، جب دوبارہ سے بارہ یہی درخواست کی تو میں نے عرض کیا: حضرت! بیعت ہونا اگر ایسا ہی ضروری ہے تو آپ سے بہتر میرے لیے کون ہو گا؟ چنانچہ حضرت نے اسی روز بیعت کر لیا۔

جماعت عادلہ سے وابستگی:

آپ کے اتنا ذمہ محترم حضرت علامہ رفیق احمد صاحب نے مسلمانوں میں دینی و دینیوی تعلیم کا جذبہ پیدا کرنے اور معاشرہ سے تباہ کن رسوم و رواج اور بدعتات کا غاثمہ کرنے کے مقصد سے جماعت عادلہ کے نام سے ایک تنظیم کا آغاز فرمایا تھا۔ آپ دارالعلوم دیوبند سے فراغت تعلیم کے بعد اس جماعت سے وابستہ ہوئے۔

مدرسہ عائشہ تجوید القرآن پٹھلو کر میں خدمات:

چھ عرصہ جماعت عادلہ کے لیے خدمات انجام دینے کے بعد آپ کے چھا حافظ حنفی صاحب کے اصرار پر حضرت علامہ رفیق احمد صاحب نے آپ کو مدرسہ عائشہ تجوید القرآن پٹھلو کر بھیج دیا، وہاں چند ماہ کے قیام میں آپ نے ایک دوپھوں کوفاری کی کتابیں پڑھائی، نیز فرست کے اوقات میں حفظ و ناظرہ کے پھوٹوں کو بھی پڑھانا ہوا۔

جامعہ اشرفیہ جسٹر سلطان نگر میں تدریس:

اس کے بعد آپ کا تقرر جامعہ اشرفیہ جسٹر سلطان نگر میں رٹھ میں ہوا، آپ نے یہاں دوسال قیام فرمایا اور اس دوران درس نظمی کی کتابیں پڑھائیں، جن میں جلالین، ہدایہ، شرح جامی اور مقامات حریری خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

دارالعلوم میرٹھ میں تقرر:

۱۹۷۳ء میں دارالعلوم میرٹھ میں آپ کا تقرر عمل میں آیا، آپ نے ابتداء میں خود صرف اور منطق سے متعلق کتابیں پڑھائیں، پھر تدریسجا آپ کو درس

نظمی کی اکشن کتابوں کی تدریس کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے دارالعلوم میرٹھ میں ۱۹۸۳ سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ اس طویل مدت تدریس کے دوران آپ نے بخاری شریف، ترمذی، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، جلالین مشکوہ، ہدایہ اولین و آخرین مختصر المعانی اور کنز الدقائق جیسی بہت سی اہم کتابیں پڑھائیں۔

دارالعلوم میرٹھ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم صاحبؒ کے انتقال کے بعد بخاری جلد ثانی آپ سے متعلق کی گئی اور ۱۹۸۲ء مطابق ۱۴۰۱ھ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا ایوب صاحبؒ کے انتقال کے بعد بخاری جلد اول کی تدریس بھی آپ ہی کو پرد کر دی گئی۔ آپ کو دارالعلوم میرٹھ میں کل ۱۳ سال بخاری شریف کی تدریس کا شرف حاصل ہوا جب کہ ۱۲ سال باقاعدہ منصب شیخ الحدیث پر فائز رہے۔

جامعہ محمودیہ میرٹھ کی تاسیس:

آپؒ کو دارالعلوم کے قیام کے زمانہ میں یہ فکر تھی کہ میرٹھ کے پاس کوئی بڑادینی ادارہ ہونا چاہیے جو شہر کے ماحول سے بالکل الگ ہو، چنانچہ آپ نے اپنی اس خواہش کا اٹھاراپنے شیخ و مرشد حضرت فقیہ الامتؒ سے کیا، آپ نے بے حد خوشی کا اٹھار فرمایا اور خوب دعاؤں سے نوازا۔ بالآخر حضرت مفتی صاحبؒ کے اخلاص و مسامی جمیلہ اور حضرت فقیہ الامتؒ کی توجہات کی برکت سے میرٹھ سے سات کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں علی پور میں ایک موزون جگہ دستیاب ہو گئی اور وہیں پر ۱۹۸۶ء مطابق ۱۴۰۵ھ میں حضرت فقیہ الامتؒ کے مبارک باتوں سے مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت فقیہ الامتؒ

مدرسے کے قیام سے لے کر تا دم حیات اس کی سر پرستہ فرماتے رہے، نیز آپ ہی کے حسب ایماء مدرسے کا قیام بھی ہوا؛ باسیں وجہ مدرسے کا نام ”جامعہ محمودیہ“ تجویز کیا گیا۔

اسفار:

آپ نے اپنی حیات میں تدریسی، تصنیفی، انتظامی اور خانقاہی خدمات کے ساتھ ساتھ ملک اور بیرون ممالک جنوبی افریقہ، برطانیہ، کینیڈا، باربادوس، امریکہ، ریو ٹینی، آرلینڈ، زامبیا، موزامبیق، زمبابوے، بنگلہ دیش، نیپال اور برما جیسے کئی مالک کے تبلیغی اسفار فرمائے۔

تصنیفی خدمات:

اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب ”کو طلاقتِ سانی“ کے ساتھ ساتھ سیال قلم بھی عطا فرمایا تھا علمی دنیا میں، آپ کا شمار ایک کامیاب اور کثیر التصانیف مصنف کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے گوہر بار قلم سے وجود میں آنے والی تکاپوں کی تعداد سو سے متباہز ہیں، جن میں سے مشہور تالیفات کی فہرست زیرِ نظر کتاب میں (ص: ۷۵) منکور ہے۔

حادثہ منیٰ اور شہادت:

آپ ۲۳ مئی ۱۹۷۴ء میں حج کے لیے تشریف لے گئے، دوران حج ۱۰/۱۵ مطابق ۱۴۹۶ھ میں حج کے قریب رمی جمرات کے لیے اپنے خیمہ سے روانہ ہوئے ذوالحجہ کو صبح ساڑھے دس بجے کے قریب رمی جمرات کے لیے اپنے خیمہ سے روانہ ہوئے اور اس کے بعد آپ سے رابطہ مکمل طور پر مقطع ہو گیا۔ بالآخر گشندگی کے چند روز کے بعد حکومت سعودی کی جانب سے یہ اندوہ ناک اطلاع موصول ہوئی کہ ۱۰/ ذوالحجہ ۱۴۹۶ھ

مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء بروز جمعرات منی کے قریب پنجنے والی بھگڑ میں آپ کی شہادت واقع ہو چکی ہے اور آپ کو منی کے قبرستان "معیصم" میں پر دخاک کر دیا گیا ہے۔

اہل خانہ:

وفات کے وقت آپ نے زوجہ محترمہ، صلبی اولاد میں ایک صاحبزادہ مفتی محمود حسن صاحب سلمہ اور تین صاحبزادیاں چھوٹیں۔

اخلاف:

حضرت مفتی صاحبؒ کے فیض یافہگاں اور روحانی ورثت کی تعداد تواحصاء سے باہر ہے؛ البتہ ان میں سے جن حضرات کو حضرت مفتی صاحبؒ نے اجازت بیعت مرحمت فرمائی تھی، ان کی فہرست اسی کتاب میں (ص: ۸۳) ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحبؒ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور آپؒ کی جملہ خدمات کو قبول فرماؤ کردار میں میں بہترین اجر عطا فرمائے، آمین۔

ایسا کھاں سے لائیں کہ اس سا کہیں جسے
اس دور میں وہ آدمی اک بے نظیر تھا



شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی سے وابستہ

کچھ یادیں کچھ باتیں

بِقَلْمِ

مولانا خلیل احمد قاضی صاحب

خادم مدینہ اکسیڈنٹ میڈیویز بری، انگلینڈ



ان کا ذکر ان کی تمنا ان کی یاد
وقت کتنی قیمتی ہے آج کل

[شکیل بدایونی]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کچھ یادیں کچھ باتیں

شہید حج کے اوصاف و کمالات

ہندوستان اور دیگر ممالک میں قیام پذیر ہند نژاد اہل اسلام کے لیے شہید حج حضرت اقدس مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ کی ذات گرامی چند اہم محتاج تعارف نہیں۔ آپ کے اخلاق و کردار، اوصاف و کمالات، علمی و ملی خدمات اور دیگر بے شمار کارہائے خیر آپ کی اولو العزیمی اور علو مقام کے زندہ ثبوت ہیں۔

جہاں ایک طرف آپ جامعہ محمودیہ علی پور میرٹھ کے کامسیاب ہوتے تھے، وہیں دوسری طرف آپ ایک باصلاحیت شیخ الحدیث بھی تھے، جہاں ایک طرف آپ محقق اور کہنہ مشق مفتی تھے، وہیں دوسری طرف آپ کثیر التصانیف مصنف بھی تھے، علاوہ ازاں آپ ہزار ہاتھنگان علوم کے لیے منبع اور سینکڑوں سالکین راہ طریقت کے لیے مرجع تھے۔

اکابر اہل علم کی شہادت

ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مفتی ابو القاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم تحریر فرماتے ہیں: ”جناب مولانا مفتی محمد فاروق صاحب“ کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو بلاشبہ ان کو سراپا عمل کہا جائے گا۔ خدمت دین کے عنانے شعبے ہو سکتے ہیں ہر ایک میں ان

کی خدمت کے نقوش موجود ہیں۔ جامعہ محمودیہ جیسے ادارہ کے بانی و مُنتقم، کامیاب مدرس، کثیر اتصانیف مصنف، بہترین واعظ و داعی اور تزکیہ و احسان کی لائی سے مخلوق خدا کی تربیت باطنی کے بہترین مرتبی؛ یہ ساری خوبیاں موصوف میں جمع تھیں۔ اکابر کے علوم و معارف کی جمع و ترتیب اور تلہیم و تشریح، اسلام کی سوانح حیات کی جمع و تدوین، فرقہ باطلہ کی تردید، اصلاح معاشرہ سے متعلق مصایب پر مشتمل کتابوں کی تصنیف ان کے علمی کارناموں کے چند عنوانات ہیں۔ مفتی صاحب ”علم و عمل، فہم و فراست، زبد و تقویٰ، ایشار و غم خواری، استغنا و توکل، تواضع و فروتنی اور غرباء پروری؛ غرض اخلاق حسن کے سراپا پیکر تھے۔“

اسی طرح مفتی گجرات حضرت مفتی احمد صاحب غانپوری دامت برکاتہم فرماتے ہیں: ”ہمارے حضرت فقیہ الامت نور اللہ مقدمہ کے تلامذہ و فیض یانشگان میں حضرت مولانا مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک ممتاز حیثیت و مقام عطا فرمایا تھا۔ حضرت فقیہ الامتؒ کے علوم و معارف کی اشاعت و حفاظت کا بے نظیر کارنامہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ انجام دلوایا۔“

أَنْتُمْ شَهِداءَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ [بخاری شریف: ۱۳۹۰]

إن اكابر امت کی شہادتوں سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مفتی محمد فاروق صاحب ”کس ممتاز حیثیت اور اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جمیع خدمات کو قبول فرمائیں صدقۃ جاریہ بنائے، آمین۔“

رقم الحروف کا شہید حج سے تعلق

بندے کا حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ کے ساتھ عقیدت و محبت کا تعلق تقریباً ۲۵ سال رہا۔ حضرت مفتی صاحبؒ ہر چند سال پر برطانیہ کا سفر فرماتے، بسا اوقات حضرت مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم اور حضرت مولانا ابو یوسف پانڈور صاحب دامت برکاتہم بھی آپ کے ہمراہ ہوتے، ملک بھر میں ان کی علمی و اصلاحی مجالس منعقد ہوتیں اور ہزاروں کی تعداد میں باشندگان برطانیہ ان بزرگوں کے علوم و انوار سے فیض پاتے۔ الحمد لله! ان اسفار میں بندہ کو حضرت مفتی صاحبؒ کی معیت و صحبت کا بارہا شرف نصیب ہوا؛ بلکہ ہمارے علاقے بالٹی تشریف آوری پر ہمیشہ بندہ کے غریب خانہ پر ہی قیام فرماتے تھے۔

تعلق کی ابتداء

در اصل اس تعلق اور شناسائی کا ذریعہ قطب برطانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا یوسف متلا صاحبؒ (غایفہ اجل شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کانڈھلوی مہاجرمدنی) بنے۔ پس منظر اس کا یہ ہے کہ حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ جب بھی برطانیہ کا سفر فرماتے تو حضرت مولانا یوسف صاحبؒ کی ملاقات کے مقصد سے دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ بری اہتمام سے تشریف لاتے اور چند روز قیام فرماتے۔ ایک مرتبہ کے قیام کے موقع پر جب رقم الحروف عربی دوم کے سال میں تھا حضرت مولانا یوسف صاحبؒ نے بندہ کو حضرت مفتی صاحبؒ کی خدمت پر مأمور کیا اور فرمایا کہ ”حضرت مفتی صاحب تشریف لائے ہوئے

یہ، ان کا خیال رکھیں اور خدمت کریں۔“ اس وقت خدمت اور ادنیٰ سی صحبت نے ایسا رنگ دکھایا کہ بندہ آپؐ کے وقت مفارقت تک ان سے مسلسل وصل و مر بوتر ہا۔

ہم شینی مقابلاں کیمیات
چوں نظر شاں کیمیائے خود بجات

شہید حجؐ سے آخری گفتگو

حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؐ کے ۱۹۳۶ء میں احمد طابق ۱۵ نامہ میں حدادش منی کے وقوع سے چند ہی لمحات پہلے بندہ کی آپؐ سے بذریعہ فون گفتگو ہوتی جس میں حضرت مفتی صاحبؐ نے بندہ کو مجبت آمیز دعاوں سے نواز اور نہایت شفقت بھری باتیں فرمائی، مزید آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ ”یہاں پر ہمارے رفیق سفر نواسہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؐ، حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم سے بھی دعا اور سلام کرو، اس مبارک گفتگو کے کچھ ہی دیر بعد منی کی مقدس سر زمین میں وقوع پذیر حادثہ میں یوم النحر کو بحالت احرام حضرت مفتی صاحب جام شہادت نوش فرماد کہ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔

نہ انتظار کرو ان کا اے عززادارو
شہید جاتے یہ جنت کو گھر نہیں آتے

حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؐ سے شہید حجؐ کا مثالی تعلق

حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؐ اور حضرت مولانا یوسف صاحبؐ کا آپسی تعلق بھی

بہت گھر اور مثالی تھا۔ ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحبؒ سفر برطانیہ سے واپسی پر مطار جا رہے تھے، لیسٹر کے ہمارے دوست مولانا تیکھی پیلی صاحب سلمہ ہمراہ تھے، انہوں نے بذریعہ فون حضرت مفتی صاحبؒ کا حضرت مولانا یوسف صاحبؒ سے رابطہ کروایا، حضرت مفتی صاحبؒ نے حضرت مولانا یوسف صاحبؒ سے فرمایا کہ ایتر پورٹ کے راستے پر ہوں، یہاں سے حریم شریفین حاضری کے بعد ہندوستان واپسی کا ارادہ ہے، دعا فرمائیں، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ نے فرمایا کہ قیام حریم میں دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں، اور روضہ اقدس علی صاحبها ألف ألف صلوا پر ہمارا بھی سلام پیش فرمائیں، اس پر حضرت مفتی صاحبؒ فرمانے لگے کہ اس دورہ برطانیہ میں ملک کے طول و عرض کا سفر کیا، اسکا ٹیکنڈ سے لندن تک جہاں کہیں بھی حاضری ہوئی وہاں آپ کا ہی فیض پایا، نیز فرمایا کہ آپ کا سلام روضہ اقدس پر اہتمام سے پیش کروں گا اس امید پر کہ آپ کے سلام کی برکت سے میر اسلام بھی قبول ہو جائے۔

حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے دل میں شہید حجج کی قدر و منزلت

حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ کے دل میں بھی حضرت مفتی صاحبؒ کی بڑی عظمت تھی، آپؒ کے ساتھ ارتھاں پر حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ نے ایک وعظ میں آپؒ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: ”حضرت مفتی صاحبؒ نے بارگاہ الہی میں کتنی دعائیں اور کیسی التجاکی ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس زمین پر حج کرتے ہوئے، بحالت احرام تلبیہ پڑھتے ہوئے منی کے میدان میں شہادت کی موت نصیب فرمائی۔“ نیز یہ بھی فرمایا

”اگر مفتی محمد فاروق صاحب اپنے جیسے کسی شخص کی سوانح لمحتے جس کی خدمات اس قدر ہو جو مفتی صاحب نے فرمائی، تو وہ سوانحِ حکم از کم بارہ صفحات سے کم نہ ہوتی۔“

ان کا ذکر ان کی تمناں کی یاد

وقت کتنے قیمتی ہے آج کل

اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کی یاد میں اور باقیں ہمیشہ تازہ رکھے۔

آمین یا رب العالمین۔

أَحَبُّ الصَّالِحِينَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ

لَعَلَّ اللَّهَ يَرِزُّنِي صَلَاحًا





شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ کے ذکر کردہ روح پرورد

ملفوظات و واقعات



مرتب

مولانا خلیل احمد قاضی صاحب
خادم مدینہ اکسیدی ڈیویز بری، انگلینڈ

روشن تھی جس کے فیض سے یہ دل کی کائنات
فاروق تھا جو ماہ منور چلا گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ملفوظات واقعات

ملفوظات، مواعظ و مكتوبات کی اہمیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح علم عمل کے لیے ایک بنیادی اور اساسی چیز ہے، تھیک اسی طرح اصلاح و تربیت کے لیے صلحاء و بزرگان دین کی صحبت و معیت نہایت ضروری ہے۔ اکابر کے انتقال یا ان کی غیر موجودگی میں ان کے ملفوظات، مواعظ و مکتوبات وغیرہ بمنزلة ناصح اور واعظ کا کام دیتے ہیں اور مجلس کی حاضری جیسا شرف حاصل ہوتا ہے۔

ذیل میں وہ چند ملفوظات و واقعات منکور ہیں جنہیں حضرت اقدس مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نے اپنے اسفار برطانیہ کے دوران مختلف مجالس و دروس میں ارشاد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس مختصر سے مجموعہ کو شرف قبولیت بخش اور عمل کی توفیق نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب میرٹھی

ارشاد فرمایا: حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب میرٹھی مہماجر مدینی نور اللہ مرقدہ جنمیں نے حضرت علامہ اور شاہ صاحب کشمیری نور اللہ مرقدہ سے متعدد مرتبہ بخاری شریف پڑھی اور پھر اپنے استاذ صاحبؒ کی تقاریر بخاری شریف کی روشنی میں بخاری شریف کی

شرح ”فیض الباری“ تکھی جو پانچ جلدوں میں ہے۔

اس کے علاوہ حدیث کی کتاب ”ترجمان السنۃ“ چار جلدوں میں تصنیف فرمائی،
چوتھی جلد مجرّمات کے بیان میں ہے، جس کی تکمیل پر آپ نے کچھ اشعار کہے ہیں،
جن کو آپ نے روضہ اقدس علی صاحبها اصولۃ والسلام پر پیش فرمایا ہے، وہ اشعار یہ
ہیں:

<p>اس کے ساتھ حوصلہ کیا ہے غلام کا پشتونوں کو اس حقیر کی اور اس غلام کو بخشش کی اک کریم کی اپنے غلام کو اس کی بہت ترپ ہے مجھا یہے غلام کو ہو جائے گر نصیب غلام غلام کو اک جنت لبیقی میں میری بھی ہو جگہ کتنی بڑی ہوں ہے جو دل میں عمر کے تھی</p>	<p>اک جلد مجرّمات کی لایا ہوں نذر کو کر لیں اگر قبول تو کیسا شرف ملے ہو جائے یہ نصیب تورہ جائے یادگار ہاں جنت لبیقی میں میری بھی ہو جگہ ہو جائے گر نصیب غلام غلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا بر عالم صاحب نور اللہ مرقدہ کی یہ تمنا پوری فرمائی، مدینہ طیبہ کی موت اور جنت لبیقی میں تدفین نصیب ہوتی۔</p>
--	--

ایک خاص کرامت

مدینہ طیبہ میں جنت لبیقی میں جب کوئی قبر پرانی ہو جاتی ہے اور میت مٹی ہو
جاتی ہے، اس کی ایک مدت متعین ہے، اس مدت کے بعد قبر کو کھول لیتے ہیں اور میت
کی پڑیوں کو کسی دوسری جگہ دفن کر دیتے ہیں اور اس قبر میں کوئی دوسری میت دفن
کر دیتے ہیں۔

وہ مدت پوری ہونے کے بعد حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ کی قبر کو کھولا گیا تو دیکھا کہ میت بالکل محفوظ ہے، کسی قسم کا کوئی تغیر نہیں؛ اس لیے اس قبر کو بند کر دیا، پھر دوسری مدت پوری ہونے کے بعد دوبارہ کھولا، پھر بھی دیکھا کہ میت بالکل محفوظ ہے، قبر کو پھر بند کر دیا گیا، تیسرا مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا اور دیکھا کہ جنازہ بالکل محفوظ ہے، چنان چہ مداراں نے اس قبر پر میل لگادی کہ اب اس قبر کو نہیں کھولا جائے گا۔
 (بروایت فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی)

مولانا الیاس بھیات شہید

ارشاد فرمایا: جنوبی افریقہ میں مولانا الیاس شہید جو حضرت اقدس مولانا مفتی ابراہیم صالحی دامت برکاتہم [خلیفہ حضرت فقیہ الامت و متعال امت رحمہما اللہ] کے تلمیذ رشید، مسترشد اور مدرسہ تعلیم الدین اسپینگو بنچ (Isipingo Beach) کے اسٹاڈنٹ ہے۔ ہمارے محترم بھائی حاجی اسماعیل صالحی دامت برکاتہم کے داماد تھے۔ ابتدائی نیک و صالح و متنع سنت اور خوش اخلاق تھے۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ مکاتب کی نگرانی بھی فرماتے تھے۔ ان کو جلسیوں نے شہید کیا، شہید ہونے سے پہلے ہی اپنی الہمیہ محترمہ سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو جلد ہی موت آجائے گی اور میرا خیال ہے کہ مجھ کو شہید کر دیا جائے گا، میری وفات کے بعد تم صبر کرنا اور حدیث شریف میں وارد یہ دعا پڑھتے رہنا:

اللَّهُمَّ أَجْزُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔ [صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۲۷]

[اے اللہ! مجھ کو میری اس مصیبت میں اجر عطا فرماؤ ران کا نعم البدل عنایت فرم۔]

شہادت کے بعد بہت سے حضرات نے انھیں خواب میں بہت اچھی حالت میں دیکھا، ایک صاحب کو خواب میں فرمایا: مکاتب کا کام بہت اونچا ہے اور میں بہت اچھی جگہ میں ہوں، جنت میں تو ابھی داخل نہیں ہوئے، اس میں تو قیامت کے بعد داخل ہوں گے، باقی اب بھی ہم جگہ میں وہ بہت اچھی جگہ ہے، ہر قسم کی راحت ہے اور ہم کو کبھی کبھی عرش کے نیچے بھی لے جایا جاتا ہے۔

حرب شریف میں موت

محترم بزرگ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب زید مجدد ہم۔ جو قصبه نوح میوات میں ایک بڑے مدرسے کے مقام اور شیخ الحدیث میں۔ نے اپنا چشم دید واقعہ بیان فرمایا کہ میں نماز مغرب پڑھ کر حرم ملکی میں بیٹھا ہوا تھا، قریب میں ایک مرد اور عورت (میاں یوی) بیٹھے تھے، مرد نے اپنی یوی سے کہا: میرا یہیں رہ جانے کو جی چاہتا ہے، تم اجازت دو، میں یہیں رہ جاؤں، یوی انکار کرتی ہے، مرد برابر خوشامد کرتا رہا اور یوی کو راضی کرتا رہا، آخر یوی راضی ہو گئی، اس نے یوی کو سمجھایا کہ میرے بعد صبر کرنا اور رونا نہیں وغیرہ وغیرہ، جب یوی نے وعدہ کر لیا تو شوہرنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ! مجھے موت نصیب فرم اور دعا کرتا رہا، اتنے میں نماز شروع ہو گئی، وہ بھی نماز میں شریک ہوا اور نماز ہی میں اس کا انتقال ہو گیا، نماز کے بعد سپاہی اس کی لاش اٹھا کر لے گئے اور عورت اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئی۔

حضرت مولانا عبد الرحيم متala صاحبؒ کا بوقت وصال حال

حضرت مولانا عبد الرحيم متala صاحب قدس سرہ۔ جو شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ کے خاص اور محبوب خلیفہ اور حضرت مولانا یوسف متala صاحب زید مجددم کے برادر اکبریں۔ اذان فجر پر وہیل پیغمبر پر کمرہ سے باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر زور سے فرمایا ”السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ“ آوازن کر اساتذہ و طلبہ دوڑ کر جمع ہو گئے اور حضرت مولانا مرحوم آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر اور نظریں گھما گھما کر دیکھتے رہے اور پھر گردان جھک گئی اور انتقال فرمایا۔

اس موقع پر معہد الرشید زامبیا کے ایک اتناڈنے خواب دیکھا کہ مدرسہ کے صحن میں بزرگوں کا بہت بڑا مجمع ہے جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کانڈھلوی مہاجر مدنی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور دیگر بہت سے حضرات اکابر کا بڑا مجمع ہے، سب سفید اور عربی لباس میں موجود ہیں اور کسی کی آمد کے منتظر ہیں، اتنے ہی میں حضرت مولانا عبد الرحيم متala صاحب نور اللہ مرقدہ تشریف لائے اور یہ سب حضرات اکابر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی عجیب چاہت

ارشاد فرمایا: سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ نے

حضرت مولانا شید احمد صاحب گنگوہی نور اللہ مرقدہ کو ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا ہے: ”دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ بینا الْحَمَاءْ“ اور بین القویں تحریر فرمایا ہے: ”(اپنا دیدار کرتا ہوا)۔“

﴿ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی خواب میں زیارت ﴾

اپنی تالیف کردہ کتاب ”تذکرہ مجدد الف ثانی“ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ”ایک مولوی صاحب کو طویل عرصہ سے یہ متناقحی کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی خواب میں زیارت ہو، انہوں نے جب اس کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو حکیم الامتؒ کی زیارت نصیب ہو گئی۔“

﴿ حضرت فقیہ الامتؒ اور پچوہل کے درمیان ایک دلچسپ تخلی مکالمہ ﴾

ایک مجلس میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیسی قدرت ہے کہ اس نے پچوہل کو کیا رنگیں بنایا اور ان میں خوبصورتی کو بھر دیا، پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کی خدمت میں ایک صاحب نے پچوہل پیش کیا تو حضرتؒ نے فرمایا: ”پچوہل سے میں نے کہا: اے خوب رو! کہاں سے لے اڑا تو یہ رنگ و بو؟ نہیں کر بولا کہ اتنا ہی نہ سمجھاتو! اللہ، اللہ، اللہ“، پچوہل سے پوچھو کہ جو اس میں حسن بھرنے والا ہے وہ کتنا حسین ہو گا؟

رب کی شان

ایک مرتبہ بندہ (مرتب) نے حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ کو خبر لی کہ جنوبی افریقہ کے حضرت مولانا یوسف پلیل صاحب خلیفہ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کا حرم مکنی میں مطاف میں انتقال ہو گیا، اس پر حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا: ”سمیا شان ہے رب کی! اپنے محبوب بندوں کو کیسے کیسے زالی شان کے ساتھ اپنے پاس بلاتا ہے۔“

مسجدہ میں محبت الہی کا احساس

ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب نجع مراد آبادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں مسجدہ کرتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پروردگار مجھ سے پیار کر رہا ہے۔

مرتا ہوں جس پر وہ ادا اور ہی کچھ ہے

ایک مجلس میں فرمایا کہ میں اپنے بزرگوں کی ہر ادا اپنہ ہے، پھر حضرت مولانا ابراہیم پانڈو صاحب زید مجدد کے حوالہ سے فرمایا کہ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ ہوائی جہاز میں سفر کرتے تو کافی (Coffee) منگاتے اور اس میں مکھن (Butter) ڈال کر اچھی طرح گھولتے پھر خوب لطف اندوز ہوتے، (مکھن کافی کی خشکی کو معطل کر دیتا ہے) اس کے بعد جب بھی میرا ہوائی جہاز میں سفر ہوتا تو مجھے بھی ایسا کرنے

میں اٹھ آتا، حالاں کہ اس سے پہلے بھی چائے اور بھی صرف کافی منگوا کر پی لیتا تھا۔

اختلاف سے کنارہ کشی

ایک سلسلہ نقشوں میں ارشاد فرمایا کہ ہم ہمیشہ اختلاف سے دور رہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کانڈھلوی مہاجر مدینی نور اللہ مرقدہ کے انتقال کے بعد خلفاء میں اختلاف ہوا کہ ہماری نسبت کس کی طرف منتقل ہوئی اور ہم کس سے رجوع کریں، بعض کی رائے ایک عرب شیخ کی طرف تھی اور بعض اوروں کی طرف مائل تھے، اس شدید اختلاف کے موقع پر بھی ہم کسی طرح ملوث نہیں ہوئے، الحمد للہ۔

جمع بین الصالاتین میں احتیاط

ایک مرتبہ دوران سفر ہوائی اڈے پر بندہ (مرتب) نے عرض کیا کہ ظہر و عصر میں جمع بین الصالاتین فرمائیں؛ تاکہ ہوائی جہاز میں زحمت نہ ہو اور بندہ نے اپنی بات کی تائید میں ایک بزرگ کا عمل بیان کیا، اس پر حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی فرمانے لگے کہ وہ تو بہت بڑے ہیں، ان شاء اللہ میں ہوائی جہاز میں ہی نماز بوقت ادا کروں گا، پھر فرمایا کہ سفر تو ”قطعة من العذاب“ ہے، کچھ نہ کچھ تو مشقت ہوتی ہی ہے۔

مشائخ کی صحبت کا پرتو

برطانیہ کے ایک سفر کے موقع پر حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نے بندہ (مرتب) سے فرمایا کہ حضرت مولانا عبد الرؤوف صاحب لاچوری دامت برکاتہم غلیظہ مسح

الامت حضرت مولانا محمد تحقیق اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ نے مجھ (حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ) سے تہائی میں فرمایا کہ آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے اتنا ذائقہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ اور اپنے شیخ مولانا محمد تحقیق اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ کی مجلس میں ہوں۔

بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میری ملاقات حضرت حاجی محمد فاروق صاحب سکھرویؒ خلیفۃ الامت حضرت مولانا محمد تحقیق اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ سے مدینہ منورہ میں روضہ اقدس کے بیرونی حصہ میں ہوئی، انھوں نے فرمایا کہ مجھے ابھی ابھی بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ روضہ اقدس میں تشریف فرماء ہے اور آپ کے سر مبارک پر سفید ٹوپی ہے۔

امیرتبغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کا نحلوی کا وصال

امیرتبغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نور اللہ مرقدہ کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ کیا ہوا؟ ارشاد فرمایا کہ ایک گلاب کا چھول میرے سامنے پیش کیا گیا اور نس روح نکل گئی۔

حضرت مولانا حفظہ الرحمن صاحبؒ کی مبارک موت

حضرت مولانا حفظہ الرحمن صاحبؒ نائب ہنریم مدرسہ شاہی مراد آباد کی جلسہ میں بیان

فرما رہے تھے، بیان سے فارغ ہوئے اور فرمایا: ”وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين“ اور بس روح پرواز کر گئی۔

حضرت مولانا حکیم سید مکرم حبیب صاحب سنار پوری زید مجدم کے صاحبزادہ کا وصال

حضرت مولانا حکیم سید مکرم حبیب صاحب سنار پوری زید مجدم (خلیفہ حضرت مولانا شاہ عبدالقدار صاحب رائے پوری) کے صاحبزادہ محترم فخر کی نماز کے بعد باغ میں تسبیح پڑھتے ہوئے چہل قدمی فرمار ہے تھے، اپا نک کچھ کمزوری سی محسوس ہوئی اور ایک درخت سے ٹیک لگا کر استراحت کے لیے بیٹھ گئے اور تسبیح پڑھتے رہے، بس تسبیح پڑھتے پڑھتے روح پرواز کر گئی۔

مفتکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں صاحب ندوی

مفتکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں صاحب ندوی قدس سرہ نے نماز جمعہ کے لیے غسل فرمایا، پکڑے بدے، خوشبو لگائی اور حرب معمول اکابر اہل اللہ کو ایصال ثواب فرماتے رہے اور پھر تین شریف پڑھتے ہوئے ”سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَّجِيمٍ“ پر پہنچ اور اسی وقت نماز جمعہ سے پہلے وصال فرمایا۔

حضرت حافظ عبد العزیز صاحب رائے پوری

حضرت حافظ عبد العزیز صاحب رائے پوری جو حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم الرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ کے نواسے، تربیت یافتہ اور حضرت اقدس مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری قدس سرہ کے خلیفہ خاص؛ بلکہ جانشین بھی ہیں، ان کا انتقال

اپنے وطن پاکستان میں ہوا؛ لیکن جنازہ ہندوستان لا یا گیا اور رائے پور میں تدفین ہوئی۔ تقریباً ایک ماہ کے بعد تیز بارش ہوئی جس کی وجہ سے قبر ایک طرف سے بیٹھ گئی، قبر کو درست کرنے کے لیے اندر پٹاؤ کی لکڑیاں ہٹائی گئیں، دیکھا گیا کہ جنازہ بالکل محفوظ ہے؛ بلکہ کفن تک محفوظ ہے، چہرہ مبارک پر بھی کوئی اثر نہیں، صرف داڑھی کے چند بالوں پر مٹی کا اثر تھا، اس منظر کو بہت سے موجود لوگوں نے دیکھا۔

حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب کاندھلوی

حضرت مولانا اظہار الحسن صاحب کاندھلوی "مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی" کے روح روائی تھے، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدینی" کے خاص خلیفہ اور مرکز نظام الدین کے مدرسہ کاشش الفعلوم میں شیخ الحدیث تھے۔ حضرت مولانا مرحوم نے اپنے ایک شاگرد رشید کو ایک خط میں رمضان المبارک کے معمولات تحریر فرمائے ہیں، اس میں یہ بھی ہے:

"ایک گھنٹہ بیعنی پڑھاتا ہوں، دیڑھ گھنٹہ ذکر کرتا ہوں، چالیس پارے قرآن پاک کے ہوتے ہیں، ٹوٹی چھوٹی مہمانوں کی خدمت ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ تو بس کھانا ہی کھانا اور سونا ہی سونا اور اس مرکز نظام الدین میں مجھ سے زیادہ نکما کوئی نہیں۔"

آپ نے انتقال کے روز بیعنی پڑھایا پھر مشورہ میں شرکت فرمائی، آپ ابھی مشورہ کی مجلس ہی میں تشریف فرماتھے اور کچھ گفتگو فرمารہے تھے، اسی دوران اچانک نظر اٹھا کر دیکھا اور مصافحہ کے لیے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: "السلام علیکم، آئیے تشریف لائیے"

اور اس روح پر واز کر گئی۔

حضرت مولانا مظہر صاحب نانو توی

حضرت مولانا مظہر صاحب نانو توی ”مدرسہ مظاہر علوم سہارپور کے اکابر میں سے یہیں، ان کے نام مبارک کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہی ”مظاہر علوم“ نام رکھا گیا ہے۔ سید الطائف حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکن نوراللہ مرقدہ کے ہمراہ جنگ شاملی میں شرکت فرمائی، جنگ میں ان کے پیر میں گولی لگی تھی، جس کی وجہ سے ان کے پیر میں لگ تھا، لٹڑا کر چلتے تھے، ان کی عادت تھی کہ اپنے نیچے کے ہونٹ کو دانتوں میں دبا کر چاٹتے رہتے تھے، ان سے ان کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ جنگ شاملی میں ان کو بھی گولی لگی اور نیم بے ہوشی کی حالت میں تھے، لوگوں نے ان کو مردہ سمجھ کر شہیدوں میں ڈال دیا، اس نیم بے ہوشی کی حالت میں دیکھا کہ حوریں اپنے ہاتھوں میں شربت کے کوزے لیتے ہوئے شہیدوں کو شربت پلا رہی ہیں، ان میں سے ایک حور پیالہ لیتے ہوئے میری طرف بڑھی اور پیالہ میرے منہ سے لگایا، منہ سے پیالہ لگایا ہی تھا کہ دوسرا نے اس کو ہاتھ مار کر کہا کہ یہ ان میں سے نہیں ہے، اس نے فوراً ہاتھ کھینچ لیا، اس نے پیالہ چوپ کر منہ سے لگایا تھا؛ اس لیتے اس کا ذرا سا حصہ ہونٹ کو لگ گیا تھا، اس کا ذائقہ آج تک نہیں گیا، اسی کو چانٹا رہتا ہوں۔ (بروایت فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی)

تواضع اور فنا نیت

ایک مرتبہ انگلینڈ کے ایک سفر کے دوران حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی

تبیغی مرکز ڈیز بری تشریف لائے، وہاں کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید محمد مصلح الدین صاحب بڑوی نے حضرت مفتی صاحب سے دریافت کیا کہ کیا آپ جامعہ محمودیہ میرٹھ کے بانی ہیں؟ حضرت مفتی صاحب نے جواب عنایت فرمایا کہ جامعہ محمودیہ کے اصل بانی توفیقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی ہیں، انہی کے فیض و برکات سے مدرسہ قائم ہوا۔

اس واقعہ کو ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا عبد الرؤوف صاحب لاچوری دامت برکاتہم (غیর مُتّسخِ الامت حضرت مولانا محمد مُتّسخ اللہ خان صاحب جلال آبادی) نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ حضرت مفتی محمد فاروق صاحب کے اس جواب سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کس قدر متواضع اور فنا فی الشیخ تھے۔

حفظ قرآن کی برکت

ایک سلسلہ نقتوں میں فرمایا کہ جنوبی افریقہ کے سفر میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے اپنے والد صاحب کے متعلق سنایا کہ وہ حافظ قرآن تھے، ان کے انتقال کے باوجود مال کے بعد سیلا بکی وجہ سے حکومت نے ان کی قبر کو منتقل کرنے کا حکم دیا، جب ان کی قبر کو کھولا گیا تو ان کا پورا جسم بالکل صحیح سالم تھا، صرف داڑھی کے بالوں پر مٹی کا اثر تھا۔ سبحان اللہ

اکابر علماء دیوبند سے دوری

ارشاد فرمایا: نوجوان علماء کی نسل اکابر علماء دیوبند سے بہت دور ہوتی جا رہی ہے،

ان میں سے بعض تو اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے اور اپنے مواعظ میں ان اکابر کا تذکرہ کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں۔ استغفار اللہ

﴿ اکابر سے دوری روحانی موت سے کچھ کم نہیں ! ﴾

بہادر باب کا بیٹا اپنے اندر بہادری پیدا کرنے کی کوشش کرے گا؛ لیکن وہ آدمی سمجھا کرے جو اپنے باب ہی کو نہ پہچان سکا، اسی طرح اگر ہم اپنے روحانی باب دادوں کو نہ پہچانیں تو ان کے نقش قدم پر کیسے چل سکتے ہیں؟ اکابر سے دور ہونا روحانی موت سے کچھ کم نہیں!۔

﴿ نصاب مدارس کی ایک ضرورت ﴾

ارشاد فرمایا: حضرات اکابر کی زندگی پر مختصر تباہیں مدرسے کے نصاب میں شامل کرنے کی ضرورت ہے، اور اس کا امتحان بھی ہونا چاہیے۔

﴿ مدارس کے نصاب کی ایک کمی ﴾

ارشاد فرمایا: ہمارے مدارس میں موجودہ دور کے فرق بالطلہ کے متعلق تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ ہم خوارج، معتزلہ، قدریہ، جہمیہ وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے پڑھتے ہیں؛ لیکن وہ اس قدر اہم نہیں جتنا رواضی، غیر مقلدین اور قادریانی وغیرہ کے متعلق معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ مدارس کے فارغین کو موجودہ زمانہ کے ان فرق بالطلہ کے دلائل، ان کے جوابات اور ان کے دجل و فریب کے اسالیب اور طرق سے واقفیت ہونی چاہیے۔

عوام الناس کی علماء سے دوری

ارشاد فرمایا: فرق باطلہ کے پیروکار عوام الناس میں زیادہ کام کرتے ہیں، اور ہمارے علماء اپنے آپ کو بالاتر سمجھ کر عوام سے بہت کم ملتے جلتے ہیں؛ اسی لیے ہمارے نوجوان ہم سے دور ہوتے جا رہے ہیں، علماء کو چاہیے کہ اپنی ذات کو ہر وقت عوام کے واسطے مہیا کھیں۔

فرق باطلہ اپنے مشن میں کامیاب کیوں ہیں؟

ارشاد فرمایا: آج کل علماء کے درمیان معمولی جھگڑے اور اختلافات بہت زیادہ ہوتے جا رہے ہیں، مختلف جماعتیں بن چکی ہیں، معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ایک شیخ کے مریدین دوسرے شیخ کے مریدین سے ملتے جلتے نہیں؛ اسی وجہ سے بہت مشکلات پیدا ہو چکی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم ترقی نہیں کر پاتے اور فرق باطلہ والے اپنے بطلان کی تبلیغ کر جاتے ہیں۔

ہماری ایک غلط ہمی

ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ الحمد للہ! مدارس اور دارالعلوم بہت زیادہ بن چکے؛ لیکن ہمیں یہ خیال نہیں رہتا کہ لوگوں میں گمراہیاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں اور لوگ ہم سے دور ہوتے جا رہے ہیں، بکثرت مدارس کے اس غلط خیال کو ختم کر کے ہم عوام پر محنت شروع کر دیں۔

حضرت فقیہ الامتؒ کی خود احتسابی

ارشاد فرمایا: فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کا ایک کلام منظوم
”شادقدرت“ ہے۔ اس کلام منظوم کے چند اشعار ہیں:

محفل کے چراغوں میں	انگور کے باغوں میں
سرشار دماغوں میں	ہر قلب کے داغوں میں
میں نے تمھیں دیکھا ہے	میں نے تمھیں دیکھا ہے

میں نے بارہ فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کو دوسرے شعر
کے دوسرے مرصد ”ہر قلب کے داغوں میں“ کو تھوڑا سا بدل کر ”اس قلب کے داغوں
میں“ پڑھتے ہوئے سنائے۔

ایمان: خدا کی عظیم ترین نعمت

ایک بزرگ کسی اللہ والے کی عبادت کے لیے گئے، دیکھا کہ وہ بزرگ بہت
زیادہ تکلیف اور بیماری کی حالت میں مبتلا ہے، حال دریافت کیا تو جواب دیا: ”الحمد لله“،
عبادت کرنے والے بزرگ نے عرض کیا کہ میں آپ کو نہایت پریشان کن دیکھ رہا ہوں
اور حال پوچھنے پر آپ الحمد للہ کہہ رہے ہیں؟ اس پر اس اللہ والے نے جواب دیا کہ میں
نے الحمد للہ اپنے ایمان کی سلامتی پر کہا کہ اگرچہ میں مرض میں مبتلا ہوں؛ لیکن میرا ایمان
تو محفوظ ہے۔

تم کو ہمارے شمال پڑھانے کی بھی فرصت نہیں! ﴿۱﴾

ایک مجلس میں فرمایا: ہمارے اتنا ذہن حضرت اقدس مولانا محمد تسبح اللہ صاحبؒ نے اپنے ضعف اور امراض کی وجہ سے درس دینا بند کر دیا تھا شمال ترمذی ایک مدت تک پڑھاتے رہے تھے، اس کو بھی ختم کر دیا تھا، ارادہ کر لیا تھا کہ نہ پڑھائیں، ضعف و امراض کی وجہ سے بہت سارے عوارض بھی پیش آگئے۔

خواب میں حضرت بنی اکرم عليهم السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کو ہمارے شمال پڑھانے کی بھی فرصت نہیں! بس آنکھ کھلی اور اس کے بعد سے ارادہ کر لیا کہ شمال تو مستقل پڑھانی ہے، چنانچہ پھر مستقل شمال ترمذی پڑھانی شروع کی، ضعف اور عوارض کے باوجود شمال ترمذی پڑھانی۔

حضرت مولانا محمد تسبح اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ کا ابوقت وصال استقبال ﴿۲﴾

فرمایا کہ الامت حضرت مولانا محمد تسبح اللہ خان صاحب جلال آبادیؒ کے انتقال کے بعد فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ نے خواب میں ان کی زیارت کی اور عرض کیا کہ کیا گذری؟ ارشاد فرمایا کہ اگلے اور پچھلے کو جمع کر دیا گیا اور ان ستاروں کو حکم ہوا جو پہلی شب میں چمکتے ہیں کہ آج آخری شب میں چمکنا ممکنا۔ یہ وصال کا وقت تھا۔

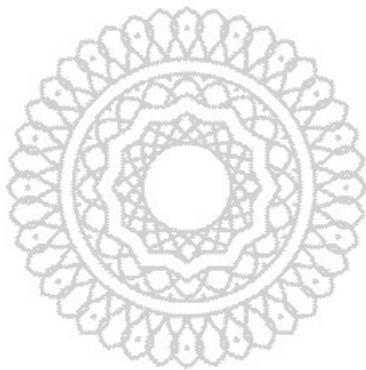
تعییر: اگلے اور پچھلے سے مراد اولیاء و اقطاب کا حضرت تسبح الامتؒ کے استقبال کے لیے اجتماع ہو گیا اور ستاروں کا چمکنا ممکنا تھا۔ ذات باری تعالیٰ کا عکس ہے جو روح

طیبہ کی طرف متوجہ ہے۔

(تعییر ماخوذ از مرسلا حضرت مولانا حکیم ذکی الدین صاحب)

امید شفاعت نبوی ﷺ

ایک بھس میں اپنی تالیف کردہ کتاب کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ”مجھے امید ہے کہ کتاب ”حقوق مصطفیٰ ﷺ“ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے کر مجھے شفاعت نبی ﷺ نصیب کریں گے ان شاء اللہ۔“





شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ کے متعلق

مبشراتِ منامیہ

مرتب

مولانا خلیل احمد قاضی صاحب

خادم مدینہ اکسیڈمی ڈیویز بری، انگلینڈ





عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ
النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ:
الرُّوْيَا الصَّالِحةُ.

﴿آخر جه البخاري﴾





روایا صالح کی حقیقت



حدیث صحیح کے مطابق اچھا خواب نبوت کا چھیالیسوال حصہ ہے۔ امام بخاریؓ نے اس پر مستقل ایک باب ”الرُّؤيا الصَّالحةُ جُزٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزًءاً مِّنَ النُّبُوَّةِ“ قائم فرمایا ہے۔ سنن ترمذی اور مسنداحمد میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو الدرداء اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے آیت کریمہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [سورہ یوس : ۶۳] کی تفسیر میں مرفوعاً منقول ہے: ”هی الرُّؤيا الصَّالحةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُونَ أَوْ ثُرَى لَهُ“ یعنی دنیا میں بشارت سے مراد یہ ہے کہ کوئی مسلمان اپنے لیے یا اپنے مسلمان بھائی کے لیے اچھا خواب دیکھے۔ حافظ ابن کثیرؓ نے بھی آیت کریمہ کی یہی تفسیر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عروہ بن زبیرؓ، مجاذؓ، عطاء بن رباحؓ اور دیگر کتاب مفسرین سے نقل کی ہے۔

حضرت اقدس مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھیؒ کے ساخنہ ارتھ حال کے بعد کہی حضرات نے آپؐ کا خواب میں دیدار کیا۔ ان مبشراتِ کوبنده نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، ذیل میں ان مبشراتِ منامیہ کو مع تغیرات نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

خواب (۱)

حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ کی گشتنگی کے ایام میں ایک حافظ صاحب نے خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی، خواب میں انہوں نے عرض کیا کہ مفتی صاحب کہاں ہیں؟ آپ ﷺ کے دربار سے جواب عنایت ہوا کہ جس جگہ پڑتھے وہاں سے بہتر جگہ پہنچ گئے ہیں۔

تعابیر: بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں کمان بھر (معمولی) جگہ اس سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا و مافیحہ سے جنت کی معمولی ہی جگہ بہتر ہے)۔ [بخاری: ۴۵۶۸]

خواب (۲)

ایک مولانا صاحب کو خواب میں حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ کی زیارت ہوئی، حضرت مفتی صاحبؒ قیمتی اور خوبصورت کپڑے پہننے ہوئے ہیں، خوشی میں تیر رہے ہیں۔
تعابیر: حضرت مولانا یوسف متالا صاحبؒ نے تعابیر دی کہ تمام شہدائے حج کے لیے ملائکہ کشف ستر کی وجہ سے سب سے پہلے جلتی جوڑا ”حلہ“ لے آئے ہوں گے، بیحان اللہ۔
نوٹ: حضرت مفتی صاحبؒ کی شہادت ۱۵ محرم ۱۳۲۳ھ میں منی میں واقع ہونے والے حادثہ میں حج کرتے ہوئے بحالت احرام ہوئی ہے۔

خواب (۳)

ایک صاحب نے خواب میں حضرت مفتی محمد فاروق صاحبؒ کو انگلینڈ کے

ایک دارالعلوم میں طلبہ کے ساتھ دعوت و تلیغ کے عمل میں مشغول دیکھا۔

تعصیر: دارالعلوم میں طلبہ کے ہمراہ ہونا جنت میں داخلہ کی بشارت ہے؛ کیوں کہ حدیث پاک میں ہے جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب چزو، دریافت کیا گیا کہ جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عالم کی حواس۔ [آخر جه الطبراني في معجمة الكبير]

خواب (۲)

حضرت مفتی محمد فاروق صاحب ”الرفيق الفصيح لمشكاة المصابيح“ تصنیف فرمادی ہے تھے، اس دوران مفتی سراج صالح صاحب (امام و خطیب مسجد قبا)، برادر فورڈ، انگلینڈ/غایفہ حضرت مفتی محمد فاروق صاحب“ نے خواب میں دیکھا کہ امام مالک“ ہندوستانی کپڑے پہننے ہوئے زمین پر لیئے ہیں، حضرت مفتی محمد فاروق صاحب“ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہیں، اس وقت مفتی سراج صاحب کمرے میں داخل ہوئے تو حضرت مفتی صاحب“ نے ان کا تعارف شروع کیا کہ یہ ہمارے متعلق ہیں۔

تعصیر: ایک عالم صاحب نے فرمایا کہ اس خواب میں حضرت مفتی محمد فاروق صاحب“ کے لیے دو بشارتیں ہیں: (۱) جیسے امام مالک“ حرم مدنی میں مدفن ہیں اسی طرح مفتی صاحب“ کو بھی اللہ تعالیٰ حریمین میں جگد نصیب کرے گا۔ (۲) جیسے امام مالک“ کی موطا مقبول ہوئی، اسی طرح ”الرفيق الفصيح لمشكاة المصابيح“ بھی مقبول ہوگی، ان شاء اللہ۔

خواب (۵)

مکہ مکرمہ میں مقیم ایک عالم صاحب نے حضرت مفتی صاحب کی خواب میں زیارت کی کہ آپ انواع و اقسام کے بچلوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

تعییر: قرآن کریم میں اہل جنت کی شان میں ارشاد ہے ﴿كُلَّمَا زُقُوا مِنْهَا مِنْ شَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزْقَنَا مِنْ قَبْلٍ وَأَتُوا بِهِ مُمْتَشَابِهً﴾ [سورة بقرہ: ۲۵] [جس بھی وہاں سے کوئی بچل انھیں کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی بچل ہے جو ہمیں کھانے کو دیا گیا اس سے پہلے، اور انھیں ایک دوسرا کے مشابہ بچل دیے جائیں گے۔] جن کا رنگ ایک جیسا؛ لیکن ذائقہ مختلف ہو گا۔ [تفسیر جلالین]

خواب (۶)

ایک طالب علم نے حضرت مفتی محمد فاروق صاحب کو خواب میں دیکھا کہ بہت زیادہ مسکارہ ہے میں اور بہت خوشی کی حالت میں ہے۔

تعییر: قرآن کریم میں ارشاد باری ہے ﴿وَجُودٌ يَوْمَ مِيْدٍ تَأْضِرُ قَالٌ رَّبِّهَا نَاطِرٌ﴾ [سورة قیامہ: ۲۳] [کچھ چہرے اس دن تروتاز ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔]

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے، جنت الافردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور ان کی خدمات کو قبول فرمائکر ان کے واسطے صدقہ جاریہ بنائے، آمین یا رب العالمین۔



فہرست تالیفات

شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ



کا نپتے ہیں اس کی بیبیت سے سلاطینِ زمان
دبدبہ فرماں رواوں پر بھٹھاتا ہے قلم

فهرست تالیفات

- (۱) فتاویٰ محمودیہ (۳۱/ جلدیں)
- (۲) الرفیق لفصح لمشکانۃ المصالح (۱۹/ جلدیں مطبوع - ۱۱/ جلدیں زیرطباعت)
- (۳) مصباح المشکانۃ
- (۴) اصول حدیث ترجمہ و تشریح
- (۵) اصول حدیث منتظر
- (۶) تفسیر سورۃ یوسف
- (۷) تفسیر سورۃ فاتحہ
- (۸) فضائل بسم اللہ
- (۹) سیدنا صدیق اکبر
- (۱۰) سیدنا فاروق اعظم
- (۱۱) سیدنا عثمان غنی
- (۱۲) فاروق ثانی حضرت عمر بن عبد العزیز
- (۱۳) تذکرہ مجدد الف ثانی
- (۱۴) تذکرہ شاہ ولی اللہ فاروقی
- (۱۵) تذکرہ سید احمد شہید
- (۱۶) تذکرہ مولانا شاہ اسماعیل شہید

- (١٧) تذكرة سلطان پیغمبر شہید
- (١٨) مواعظ فقیہ الامت ٥ / جلدیں
- (١٩) ملفوظات فقیہ الامت ٣ / جلدیں
- (٢٠) حیات محمود (٢ / جلدیں)
- (٢١) ذکر محمود
- (٢٢) لطائف محمود
- (٢٣) محمود الاعمال
- (٢٤) افريقيه و خدمات فقیہ الامت
- (٢٥) خطبات رفیق الامت ٢ / جلدیں
- (٢٦) تذكرة رفیق الامت
- (٢٧) مناقب الشعمن امام ابوحنیفہ
- (٢٨) تذكرة عبدالله
- (٢٩) حیات ابرار
- (٣٠) حیات رشید
- (٣١) ارشادات عالیہ حضرت میر احمد کبیر رفاعی
- (٣٢) وصف شیخ
- (٣٣) مسلک علماء دیوبند اور حب رسول ﷺ
- (٣٤) غیر مقلدیت

- (۳۵) تقید کی شرعی جیشیت
- (۳۶) غیر مقلدین کا اصلی چہرہ
- (۳۷) غیر مقلدیت: ایک تعارف
- (۳۸) غیر مقلدین کی جماعت کے لیے ایک لمحہ فکریہ
- (۳۹) روشنیت
- (۴۰) عقائد الشیعہ
- (۴۱) رضا غانیت
- (۴۲) آئینہ مزائیت
- (۴۳) تذكرة الاحباب بعد وفات قطب الاقاب
- (۴۴) رفع یہین اور قراءت خلف الامام
- (۴۵) تین طلاق کے متعلق تین فتاویٰ
- (۴۶) حدود اخلاف
- (۴۷) سلوک و احسان
- (۴۸) ارمغان اہل دل
- (۴۹) حیات حافظ
- (۵۰) معاشرت پر ایک نظر
- (۵۱) جناب گروناں کی اور اسلام
- (۵۲) تربیت الطالبین

- (۵۳) سرکاری سودی قرضے
- (۵۴) صلوٰۃ وسلام مع احکام حج
- (۵۵) آسان فرائض
- (۵۶) بنظیری کے مفاسد اور اس کا علاج
- (۵۷) مسنون و مقبول دعائیں
- (۵۸) اباب غصب
- (۵۹) اباب لعنت
- (۶۰) کام کی باتیں
- (۶۱) فکر آخرت
- (۶۲) عظمت قرآن
- (۶۳) دافع انسہو و غفلۃ ترجمۃ عمل الیوم واللیلة
- (۶۴) صلوٰۃ وسلام اور معمولات یومیہ مع شجرہ مبارکہ
- (۶۵) حقوق مصطفیٰ ﷺ
- (۶۶) رحمت دو عالم ﷺ اور اسلامی اخلاق
- (۶۷) نعمۃ توحید





شجرۃ تصویف و فہرست خلفاء

شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ





روشن دل وزگاہ جور و شن ضمیر تھا
پیروں کا تھا جو شاہ جو شاہوں کا پیر تھا



شجرۃ تصویف و فہرست خلفاء

شجرۃ مبارکہ محمودیہ امدادیہ چشتیہ

رزقنا اللہ تعالیٰ ثمراتہ فی الدارین

حمد ہے اور شکر ہے سب اس خدا کے واسطے
عاجزوں کو جس نے فرمایا دعا کے واسطے
حمد ہے سب تیری ذاتِ بکریا کے واسطے
اور درود و نعمتِ ختم الانبیاء کے واسطے

اور سب اصحاب و آل مجتبی کے واسطے

خلق نے ٹھیرائے یہیں کیا کیا دعا کے واسطے
ہے تیراہی واسطہ مجھ بنت لا کے واسطے
در بد ر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے
آسرا تیراہے پر مجھ بے نوا کے واسطے

رسم کر مجھ پر الہی اولیاء کے واسطے

گرچہ نالائق ہوں میں بدکار ہوں ظالم جھوول
 پدرہ اہم دعا دل کا کسی صورت حصول
 ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول
 بچھیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
 ہائٹھا ڈال جب تیرے آگے دعا کے واسطے

زندگی گز ری ہے لاپرواہیوں کے حال میں
 مکر میں ابلیس کے آکر گرا ہوں جبال میں
 ایسی طاقت یا الہی دے پروں، بال میں
 سرخوئی ہو مقد رنامہ اعمال میں

مفتي فاروق شهيد عليهما الطبع کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۰ / ذی الحجه / ۱۴۳۶ھ؛ مقبرہ مصیم، بنی مکہ مکہ]

دین کی مجھ کو سمجھ دے حامل قرآن کر
 اپنی رحمت سے مجھے بھی صاحب عرفان کر
 دل کی سوزش دے مجھے اور پختہ ایمان کر
 یا الہی! صاحب ایقان اور اتقان کر

مفتي محمود محمود اوری کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۸ / ربیع الآخر / ۱۴۲۱ھ، جمکن جنوبی افیقة]

اولیاء کی راہ پر میرا قدم ہو گا مسزن
تاکہ یوم آخرت میں پھر رہوں میں خندہ زن
ہو سب تیری رضا کا جتوئے عسلم و فن
قلب کی خلوت ہو حاصل پاس ہو کو انجمن

حضرت شیخ زکریا دلرباکے واسطے

[وفات و مدفن: شعبان ۱۴۰۲ھ، مدینہ طیبہ، جنتِ ابیقیع]

اتباعِ سنت نبوی کا کرخوگر مجھے
تیری چوکھٹ کے سوا کوئی نہ در بجاوے مجھے
یاد سے تیری نہ رو کے حسن بحسر و بر مجھے
خود پسندی میں نڈالے کوئی فتنہ گر مجھے

شاہ غلیل احمد غلیل ببریاکے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۵ اریج المثلثی ۱۴۳۳ھ، مدینہ طیبہ، جنتِ ابیقیع]

علم و عرفان سے سینہ میر امامور کر
جامِ تسلیم و رضا سے مست کر مسرور کر
دولتِ اخلاص دے عجب دریا سے دور کر
نعمتِ دیدار و جنتِ قسمت مُہجور کر

اس رشید احمد رشید ببا سخاکے واسطے

[وفات و مدفن: ۸ یا ۹ رب جادی الآخرہ ۱۴۲۳ھ، گلگوہ، ضلع: سہارپور]

شیخ کو مسجد ہوئی اور من غوبت خانہ نصیب
کر طلب کا اپنی مجھ کو جوش متناد نصیب
غلق کو ہوتا ہے حج و زیارت خانہ نصیب
کر مجھے اپنی مدد سے حج مردانہ نصیب

حاجی امداد اللہ ذوالعطار کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۲ رب جمادی الآخرین ۱۳۴۱ھ، مکہ معظمہ جنت المعلی]

پس چجز ادے نفس و شیطان سے الہی دل مرا
کر مشرف عمن رحمان سے الہی دل مسرا
پاک کر تلمات و عصیاں سے الہی دل مرا
کر منور نور عرفان سے الہی دل مسرا

حضرت نور محمد پر رضیاء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۹ رب میضان المبارک ۱۳۴۰ھ، تھنہ جہان، ضلع: مظفر بگر]

اے رحیم ایسا نہیں ہے تیری رحمت سے بعید
ہو وے مجھ ساشقی الطاف سے تیرے بعید
ایسے مر نے پر کروں قربان یارب! لاکھ عبید
اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید

حاجی عبدالرحیم اہل غزا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۲۷ ذی قعده ۱۳۶۲ھ، پنجتار ملک ولایت]

جز تہبیدستی کے کیا ہے نقدمیرے کارمین
کچھ و سیلہ ہو قبولیت کا اس سرکار میں
کروہ پیدا اور دوغم میرے افکار میں
بار پاؤں جس سے اے باری تیرے دربار میں

شیخ عبدالباری شبلے ریاء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۲۶ ربیعہ ۱۴۲۶ھ احمد وہد، یونپی]

ایک عالم پر ہوتے ہیں عام الٹافِ عجیم
کیا عجب ہے لطف ہو دے مجھ پر اے رب رحیم
ثرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم
کر پداشت مجھ کو اب راہِ صدر اڑِ مستقیم

شاہ عبدالهادی پیر بدی کے واسطے

[وفات و مدفن: یوم جمعہ ۳ ربیعہ ۱۴۰۹ھ احمد وہد، یونپی]

عقل کی اور ہوش کی کب ہے خریداری مجھے
جاہ و حشمت سے ہوئی ہے اب تو بیزاری مجھے
دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے
اپنے کوچہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

شاہ عضد الدین عنیز دوسرا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۲۷ ربیعہ ۱۴۰۷ھ احمد وہد، یونپی]

محو میں عشق میں جو سارے انس و جن
چین ایک دم بھی نہ ہو دل کو میرے اس نام بن
دے مجھے عشقِ محمد اور مخدیوں میں گن
ہو احمد ہی محمد و رسمیداراتِ دن

شہ محمد اور محمدی اتقیاء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۱ ارجب ۲۷ حامروہہ (۲) ۳۰ اکبر آباد، ہوتی گڑھ]

غم ہو تو ہو حب کا اور ہو وے توبہ کی طلب
حب حب حب عیب اور حب غم حب بدب
حب حق حب الہی حب مولیٰ حب رب
الغرض کردے مجھے مخوبجت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ با صفا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۹ مرجب الموجب ۵۵: احمد آباد، یوپی]

سب بروں اچھوں پہ ہے ہسر دمتر الطف مزید
گرچہ نالائق یوں پر ہو وے میسر تیسری دید
گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعيد
پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

بوسعید اسعد اہل وفا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۱۳۰ھ، گنگوہ، ضلع: سہار پور، یوپی]

نفس وشیطان کا بنا ہوں روز شب یارب غلام
بن نہیں سکتا ہے مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام
قال ابتہ حال ابتہ سب مرے ابتہ میں کام
لطف سے اپنے مرے کر ملک دیں کا انقام

شہ نظام الدین بلجی مقتدا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۸/ یا ۲۴ / رب المجب ۱۰۳۵ھ، بلج]

دین و دنیا کا نہیں درکار مجھ کو کچھ کمال
عشق میں ہوے سدا بیحال میرے دل کا حال
ہے یہی بس دین میرا اور یہے سب ملک و مال
یعنی آپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۲/ ذی الحجه ۹۸۹ھ، تھانیہ]

تیرے الطاف و عنایت سے نہیں اب بھی عجیب
دور کتنا حبا پڑا ہوں کسی صورت قریب
حب دنیاوی سے کر کے پاک مجھ کو اے عجیب
اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبدقدوس شہ قدس و صفا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۲۳/ جمادی الآخرہ ۳۰ / یا ۹۲۵ھ، گنگوہ، سہار پور]

ہو وے عزت خواری کوئے محمد سے مری
اور مشرف خور ہے خوئے محمد سے مری
کر معطر روح کو بوئے محمد سے مری
اور منور چشم کروئے محمد سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنماء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۷/ صفر ۸۹۸ھ، نزد اہل عرس ردولی]

کر عنایت ایک ہمت سوئے احمد سے مجھے
اور لگراہ طریقت بوئے احمد سے مجھے
کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے
اوک دکھ انور حقيقة خوئے احمد سے مجھے

شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۷/ صفر ۸۷۲ھ، ردولی]

لطف فرمائیض ہمت قلب پر باقی مرے
چمکے جونور شریعت قلب پر باقی مرے
کھولدے راہ طریقت قلب پر باقی مرے
کرتھی حقیقت قلب پر باقی مرے

امحمد عبد الحق شملک بقا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۵/ جمادی الآخرہ ۸۳۷ھ، ردولی]

چاہئے جاہ و حشم درکار ہے کب ملک و ممال
خواہش علم و ادب ہے نہ طلب فضل و ممال
دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال
ایک ذرہ درد کا یا حتیٰ میرے دل میں تو ڈال

شہ جلال الدین کبیر الاولیاء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۵/ ذی القعده، یا ۱۳ / ربیع الاول ۶۵۷ھ، پانی پت]

چھپ رہا ہے دیدہ حیراں سے میرا شمس دیں
کردے روشن شعلہ ایماں سے میرا شمس دیں
ہے مکدر ظلمت عصیاں سے میرا شمس دیں
کر منور نور عرفان کے میرا شمس دیں

شیخ شمس الدین تُرک باضیاء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۹/ شعبان یا ۱۰ / جمادی الآخر ۱۶۷ھ، پانی پت]

ظاہر و باطن میں کھل جا ایسے بہار
دل رہے پر درد اور آنکھیں سدا ہوں اشکبار
اے میرے اللہ! رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار
عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار

شیخ علاء الدین صابر بارضا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۳ / ربیع الاول ۶۹۰ھ، بیرون کلیر شریف]

وہ ملاحت دے کہ میں قربان ہوں سو جان سے
دے ملاحت مجھ کو حق نمکنی ایمان سے
اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
وہ حلاوت ہو کہ دونوں سو جان بھی آسان سے

شہزادی الدین شکر گنج بقا کے واسطے

[وفات و مدنی: ۵ / حرم ۶۹ / یاد / ۹۰۷ھ، پاک پٹن شریف]

تنیغ الافت سے تمہاری عام میں گھر گھر شہید
ہے کوئے اصغر شہید اور ہے کوئی اکبر شہید
عشق کی رہ میں ہوئے جوں اولیاء اکثر شہید
خبر تلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدین مقبول والا کے واسطے

[وفات و مدنی: ۲۲ / یاد / ۱۲۳۳ھ، ریچ الاؤ، دہلی]

لفٹ کر عاجز ہوں اور بے دست و پاندھیکیں
دشمن دنیا و دیں میں یہ میرے کیے لعین
بے ترے میں نفس و شیطان در پے ایمان و دیں
جبلد ہو آ کر مسرا یار ب مدد گار و معین

شہ معین الدین حبیب ببریا کے واسطے

[وفات و مدنی: ۶ / ربیع دوم ۶۳۲ھ / اس میں اختلاف بہت ہے، اجیر شریف]

خاص بندوں پر ہے تیرا آہ کیا کیا لطف عام
کر عطا ان کی بدولت جرم من کا کاس اکرام
یا الہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو حبام
جس سے اٹھے پرد؟ شرم و حیاء نگ و نام

خواجہ عثمان باش رم و حیاء کے واسطے

[وفات و مدفن: ۵ / شوال ۶۳۳ھ یا ۱۷۵۹ھ مکمل معلمہ متصل مکان شریف صاحب]

خبر غم سے مرا یوں کردے بس سینہ فکار
زندگی تو موت ہو اور موت ہو مجھ کو بہار
دور کر مجھ سے غم موت و حیات متعار
زندہ کرذ کر شریف حق سے دل اے کر دگار

شہ شریف زندگی با تقیاء کے واسطے

آتش دل ہو دے ہر ہر ذرہ سے میرے نمود
ہو سکتا سر درد و غم سوز وال میں را وجود
آتش شوق اس قدر دل میں میرے بھراے و دود
ہر بن مو سے مرے نکلے تیری الفت کا دود

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۷ / ۱۷۵۲ھ یا ۱۸۷۵ھ چشت]

میں رہوں کب تک غم دوری سے تیرے یوں نہ حال
لطف کر اور لطف سے اپنے ذرا مجھ کو سنبھال
رسم کر مجھ پر تواب آہ ضلالت سے نکال
بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یار بملک و ممال

شاہ بویوسف شہزادہ وگدا کے واسطے

[وفات و مدفن: یکم جمادی الاول ۴۰۰ھ، چشت]

کر منور یا خداروئے محمد سے مجھے
شیفت کر سلسلہ موئے محمد سے مجھے
مست اور بے خود بنا بلوئے محمد سے مجھے
محترم کر خواری نی کوئے محمد سے مجھے

بمحمد محترم شاہ علا کے واسطے

[وفات: ۲/ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ]

فکر میں ہے نفس و شیطان اپنی اپنی گھات سے
مجھ کو فتحنے کی توقع کیا ہے ان آفات سے
صدقة احمد کا یہ ہے امید تیری ذات سے
کہ بدل کر دے مرے عصیاں کو حنات سے

احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۳۵۵، چشت]

کب تک جیراں رہوں کب تک رہوں زار و نزار
 کب تک دل چاک ہوں کب تک گریباں تار تار
 حد سے گزرا رنج و فرقہ اب تو اے پروردگار
 کرم سے شام خزاں کو مصل سے روز بھار

شیخ ابو الحسن شامی خوش ادا کے واسطے

[وفات و مدفن: ۱۴ / ربیع الاول یا آخر ۳۲۹ھ، عکس از بلاد شام]

ایک نظر سے اس دل دیراں کو تو آباد کر
 اس خراباں کو تغییفل سے نہ تو آباد کر
 شادی و غم سے دو عالم کے مجھے آزاد کر
 اپنے درد و غم سے یار بدل کو میرے شاد کر

خواجہ مشاذ علوی بوالعلاء کے واسطے

[وفات: ۱۴ / محرم الحرام ۲۹۹ھ]

ہو گئی فرقہ میں میری عمر ہی ساری بسر
 ڈھونڈھتا پھر امیں کو بکو اور ڈر بدھ ر
 ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں انداھا ہوں پر
 بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آؤے نظر

بوہیرہ شاہ بصری پیشوائے واسطے

[وفات و مدفن: ۷ / شوال ۳۷۵ھ، بصرہ]

درد غم نے عشق کے گھیرا ہے آبیدہ ب محجے
اپنے بیگانہ کی پرواں اب رہی ہے کب مجھے
عیش و عشرت سے دو عالم کی نہیں مطلب مجھے
چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یار ب مجھے

شیخ مذیف مرعشی شاہ صفا کے واسطے

[وفات و مدن: ۱۴/ یا ۲۳ شوال المکرم ۲۵۲ھ، بصرہ، نزد بعض]

کچھ نہیں پرواہ لائی یا برائی کی مجھے
ز بد کی خواہش نے طلب پارسائی کی مجھے
نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے
بخش اپنے در تلک طاقت رسانی مجھے

شیخ ابراہیم ادھم بادشاہ کے واسطے

[وفات و مدن: یکم شوال ۱۸۶۱ھ یا ۲۶ جولائی ۱۸۷۰ء، شام]

ان بلاوں سے ہو یار ب کس طرح مجھ کو امام
گھیرتے میں ہر طرف سے آکے لے تیر و نیال
راہزن میرے میں دوقڑا ق با گزر گراں
تو پہنچ فریاد کو میری کھیں اے مستغان

شیخ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

[وفات و مدن: محرم الحرام ۷۷ء، احمد مکرمہ]

اپنی خواہش کو کروں کیا عرض میں تیرے حضور
میں نہیں لائی کسی صورت سراپا ہوں قصور
کمرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور
دل میں اور آنکھوں میں بھردے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبد الواحد زید شاہ کے واسطے

[وفات و مدن: ۷۲ / صفر ۷۸ھ یا ۱۷۸۰ء، بصرہ]

ڈالدے میرے گلے میں اپنی الفت کی رن
کھو پریشانی مری اے واقف سر و عن
کر عنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذوقِ لمن
تاکہ ہوں سب کار میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام اولیاء کے واسطے

[وفات و مدن: یکم رب جمادی ۳/ ۱۱۰۰ھ، اس میں اختلاف ہوتا ہے، بصرہ]

کر عطا ظاہر میں آثارِ شریعت میرے اب
کر عطا باطن میں اسرارِ طریقت میرے اب
دور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے اب
کھول دے دل میں درِ علمِ حقیقت میرے اب

ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

[وفات و مدن: ۲۱ / رمضان المبارک ۳۰ھ، نجف اشرف غالباً]

شوقي ہے اس بیٹوں کو آپ کے دیدار سے
ہو عنایت کیا عجوب ہے آپ کی سرکار سے
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گزار سے
کرم شرف مجھ کو تو دیدار پر انوار سے

سرورِ عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

[وفات و مدفن: ۹ / یا ۱۲ / ربیع الاول ۱۴۱۴ھ، مدینہ منورہ زاد اللہ نورہ] [۱]

در بدر کتنا پھر ادیکھا نہ کچھ مطلب حصول
ہر طرف سے ہو کے ما یوس اب بامید وصول
آپڑا اادر پر ترے ہر طرف سے ہو ممول
کرتواں ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا امی! اپنی ذات بکریا کے واسطے

عشق اپنا بھردے اس میرے دلِ افگار میں
سمیا کمی ہو جائے گی اس سے تری سرکار میں
ان بزرگوں کے تینیں یارب! غرض ہر کار میں
کرشماعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

کرنگا لطف کا منظور وحدت سے مجھے

سوخابی میں ہوں کر معمور وحدت سے مجھے
اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے
کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے

راہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

شمع روئے یار کا کردے تو پروانہ مجھے
آشنا اپنے سے پیگانہ سے پیگانہ مجھے
کر دیا اس عقل نے بے عقل ودیوانہ مجھے
کر ذرا اس ہوش سے بے ہوش متانہ مجھے

یا حق اپنے عاشقان باوفا کے واسطے

آپ کو دیکھوں تو ما یوی ہے بالکل آہ! آہ!

بن تیرے الطاف کے کب ہو سکے میر انباہ
کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہوں میں بتاہ
دیکھمت میرے عمل کر لطف پر اپنے نگاہ

یارب اپنے رحم و احسان و عطا کے واسطے

سمیا کروں میں عرض جو گزرے ہے مجھ پر رنج و غم
دل ہے بریاں سینہ سوزال چاک دامال چشم نغم
چسرخ عصیاں سر پر ہے زیر قدم بحر الام
چساروں بے فوج غسم کر جلد اب بہر کرم

کچھ رہائی کا سبب اس بنتلے کے واسطے

ہر طرف سے یاں ہے یہ سوچتا ہوں ہر زماں
تجھ سو اکون میر امیرے رب مستعماں
گرچہ میں بد کار نالائق ہوں اے شاد جہاں
پورتےے درکوبت اب چھوڑ کر جائیں کہاں

کون ہے تیرے سو مجھ بینوا کے واسطے

ہے کیا غزو حسن کیا کیا شاہدوں کے واسطے
اور بھروسہ عجز کا ہے ساجدوں کے واسطے
ہے عبادت کا سہما راعبدوں کے واسطے
اور تکمیلہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے

ہے عصائی آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے تو میں آرام چاہوں اور نہ میں رنج و تعب
اور نہ کچھ دولت کی صورت اور نہ عزت کا سبب
نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب
نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب

در دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

زندگی کے لطف اور کیا سکیا زمانہ کی بہار
عمل و فضل و عرت و جاه حشم بھی بے کنار
عقل و هوش و فکر اور نعمائے دنیا بے شمار
کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار

بخش و نعمت جو کام آؤے سدا کے واسطے

بات کیا اپنی کہوں اس خاطر افگار کی
کچھ نہ کام آئی میری کوشش دل بیمار کی
گرچہ عالم میں الہی میں نے سچی بیمار کی
پردنے کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی

جان و تن لایا ولے تجھ پر فدا کے واسطے

حال میری جان و تن کا تجھ پر کب مستور ہے
ہے دل صد چاک جو سرتاپا بے نور ہے
گرچہ یہ ہدیہ نہ مسیدا قابل منظور ہے
یہ جو ہومقبول کیا حمت سے تیری دور ہے

کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

گرچہ پر باشور ہے میرے دل بیدار کا
سننے والا کون ہے تجھ بن مگر فریاد کا

حد سے اب تر ہو گیا ہے حال مجھنا شاد کا
کرم سری امداد اللہ وقت کے امداد کا
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کے واسطے

بے کوں نے جود پر تیرے ٹھکانا کر لیا
فضل پر تیرے سہارا عاجزوں نے کر لیا
جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا
جس نے شجرہ پڑھایا جس نے اس کو پڑھ لیا

بخش دیجئے سب کو ان اہل صفا کے واسطے

آمین بار ب العالمین

فہرست خلفاء

شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

[ماخذ از: حیات فاروق]

﴿ ہندوستان ﴾

- (۱) حضرت مفتی محمد معراج الدین صاحب (شیخ الحدیث جامع مسند مودیہ علی پور، میرٹھ، یوپی)
- (۲) حضرت مولانا عبدالرشید صاحب میواتی (مہتمم مدرسہ دہلی)
- (۳) حضرت مفتی کوکب عالم صاحب (اتاڈا دارالعلوم دیوبند)
- (۴) حضرت مفتی رضوان صاحب (اتاڈا حدیث مدرسہ مفتاح العلوم، جلال آباد، یوپی)
- (۵) حضرت مولانا محمد طیب صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ نوح، میوات، ہریانہ)
- (۶) حضرت مولانا اسود صاحب ہردے پور (اتاڈا مدرسہ نافع العلوم، ہاپور، یوپی)
- (۷) حضرت مفتی زہیر صاحب (ناگپور، مهاراشٹر)
- (۸) حضرت مولانا نظر محمد صاحب (اناور، یوپی)
- (۹) حضرت مولانا محمد رضوان صاحب (میرٹھ، یوپی)
- (۱۰) حضرت مولانا نجم الحق صاحب (رامپور، یوپی)
- (۱۱) حضرت مولانا مصطفیٰ صاحب بھیسانی (مظفرنگر، یوپی)
- (۱۲) حضرت مولانا فیض عالم صاحب (آسام)
- (۱۳) حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب مسوري (غازی آباد، یوپی)

- (۱۳) حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب (اتاڈ جامعہ قاسمیہ رتن پور، گجرات)
- (۱۴) حضرت مولانا یوسف صاحب (پالن پور، گجرات)
- (۱۵) حضرت مفتی محمد سلیمان صاحب (پالن پور، گجرات)
- (۱۶) حضرت مفتی محمد آصف صاحب (پالن پور، گجرات)
- (۱۷) حضرت مولانا محمود صاحب (کھروہ، راجستان)
- (۱۸) حضرت مفتی محمد ذاکر صاحب بے پوری (اتاڈ جامعہ بدایہ، بے پور، راجستان)
- (۱۹) حضرت مفتی ابراہیم صاحب (بے پور، راجستان)
- (۲۰) حضرت مولانا عبد الکریم صاحب (دارالیتامی، منی پور)
- (۲۱) حضرت مولانا مبارک علی صاحب (مہتمم مدرسہ ابوذر، منی پور)
- (۲۲) حضرت مفتی محمد سراج صاحب (مہتمم دارالعلوم، منی پور)
- (۲۳) حضرت مفتی سجاد صاحب (مدرسہ عالیہ، منی پور)
- (۲۴) حضرت مفتی نیسم الدین صاحب (امام و خطیب جامع مسجد، منی پور)
- (۲۵) حضرت قاری محمد شفیق صاحب (مظفرنگر، یوپی)
- (۲۶) حضرت مولانا محمد صابر صاحب (امام مسجد قریشان، جلی کوٹھی، میرٹھ، یوپی)
- (۲۷) حضرت مفتی محمد اقبال صاحب (مہتمم مدرسہ احیاء العلوم، وانماڑی، مدرس)
- (۲۸) حضرت مولانا محمد طاہر صاحب (مدرسہ باب الدین، جعفر آباد، دہلی)
- (۲۹) حضرت مولانا محمد یونس صاحب (خطیب جامع مسجد ہاپور، یوپی)
- (۳۰) حضرت مولانا محمد یونس صاحب (خطیب جامع مسجد ہاپور، یوپی)

- (۳۱) حضرت مفتی عبدالباسط صاحب (گنٹو، آندھر پردیش)
- (۳۲) حضرت مفتی علی محمد حسن صاحب (مدرسہ محمودیہ قرآنیہ، سیانی پور، مغربی بنگال)
- (۳۳) حضرت مولانا عاشق الہی صاحب (بلند شہر، یوپی)
- (۳۴) حضرت مولانا نازا کر صاحب (مہتمم مدرسہ کھوائی، میرٹھ، یوپی)
- (۳۵) حضرت مولانا حامد صاحب (حیدر آباد، آندھر پردیش)
- (۳۶) حضرت مفتی نذیر احمد صاحب (شیخ الحدیث دارالعلوم رحیمیہ، بانڈی پورہ، کشمیر)
- (۳۷) جناب ڈاکٹر شریف احمد صاحب (ہردوئی، یوپی)
- (۳۸) جناب صوفی یاسین صاحب (میرٹھ، یوپی)
- (۳۹) جناب ماسٹر نفیس احمد صاحب (میرٹھ، یوپی)
- (۴۰) جناب حکیم محمد ارشاد صاحب (میرٹھ، یوپی)
- (۴۱) جناب بھائی ظفر احمد صاحب (میرٹھ، یوپی)
- (۴۲) جناب حاجی شوکت صاحب پسر حاجی بندو صاحب (میرٹھ، یوپی)
- (۴۳) جناب الحاج محمد عبد اللہ صاحب (بارہ مولہ، کشمیر)
- (۴۴) بھائی محمد شفیع صاحب (جے پور، راجستھان) [مجاز بالحجت]
- (۴۵) بھائی رئیس احمد عرف پیر صاحب (جے پور، راجستھان) [مجاز بالحجت]

»جنوبی افریقہ«

- (۴۶) حضرت مولانا اسماعیل دیسانی صاحب (اسنگر)

- (۳۷) حضرت مولانا الیاس پٹیل صاحب (اتاڈ تعلیم الدین، اسپنگو نیچ)
- (۳۸) حضرت مولانا فیاض صاحب (مدرسہ فیض العلوم، دورناکول)
- (۳۹) حضرت مولانا محمد حنفی صاحب ہانلو
- (۴۰) حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب (اتاڈ دارالعلوم، آزادوں)
- (۴۱) جناب حافظ محمد نعیم منیر اصحاب (جوہانبرگ)
- (۴۲) جناب حاجی مودود بن حاجی یعقوب پانڈور صاحب

﴿الگنید﴾

- (۵۳) حضرت مفتی سراج صاحب (امام و خطیب مسجد قبی، براؤ فورڈ)
- (۵۴) حضرت مفتی محمد غبی صاحب (بانی مدنی اسکول، لیٹر)
- (۵۵) حضرت مولانا رشید احمد بن حضرت مولانا ہاشم پٹیل صاحب (اتاڈ دارالعلوم بری)
- (۵۶) حضرت مولانا خلیل احمد قاضی صاحب (بانی و مہتمم مدینہ اکیڈمی، ڈیوز بری)

﴿کینیدا﴾

- (۵۷) حضرت مولانا عبد الرشید صاحب (خطیب مارکھم مسجد، ٹورنٹو)

﴿ سعودی عرب﴾

- (۵۸) حضرت قاری عبد الباسط صاحب (جده)

شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میر بھیؒ کے متعلق

منظومات

اس خدا آگاہ پرسو شَ خدائی رحمتیں
جودل پیر و جوال پر لطف فرماتار ہا

منظومات

وفاتِ حسرت

شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

از: حضرت مولانا سید عبد العزیز ظفر جنکپوری صاحب قاسمی

مخلص و غمگار و رہب رہ چلا گیا
نایاب بے بہا تھا جو گوہ سر چلا گیا
مخلص و میر کاروں اس رہب رہ چلا گیا
اخلاقِ لذیش کا وہ پیس کر چلا گیا
فاروق کا وہ قلب منور چلا گیا
راہ و فا کا آج وہ رہب رہ چلا گیا
باغِ جنال کی سمت جو پیکر چلا گیا
بے گاند و اربزم سے اٹھ کر چلا گیا
فاروق تھا جو ماہ منور چلا گیا
سونفات بھروہ انہیں دیکر چلا گیا
اہل وطن کو الوداع بھئہ کر چلا گیا

پر کیف، پر بہار وہ منظر چلا گیا
جس کے خلوص پر تھا برہا ک شخص جانشناز
اس درینا بکار کی تیرہ فضاوں میں
جو سر بر تھا حق و صداقت کا پاسدار
جس پر ہمیشہ کھلتے تھے انوارِ شش بھیات
اب خضر کے لباس میں پھرتے میں راہزن
پی کرمی میں جام شہادت بصد سرور
وہ جامعِ محمودیہ کا سونپ کر نظام
روشن تھی جس کے فیض سے یہ دل کی کائنات
روتے رہیں گے اہل وطن اس کو عمر بھسر
حج کا سفر تھا رب کی ملاقات کاظم



اطھار تعزیت

بروفات شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی

تبیحہ فکر: مولانا محمد کامل صاحب ہر دوئی زید مجد ہم

ابتدا کرتے ہیں اس کے نام سے جو ہے رحیم
مہربال بندوں پر ہے اپنے جو ہے بے حد کریم

بعد اس کے ہوتائے رحمۃ للعالمین
جن کا مخلوقات میں ہمسرنیں ثانی نہیں

جس گھڑی گونجی خبر چاروں طرف یہ دلخراش
چکھنہ پوچھو فرط غم سے ہو گیا دل پاش پاش

مفتی دیں حضرت فاروق صاحب نکتہ داں
اہل دل، اہل نظر، اہل سلم، اہل زبان

ہو گئے سب حیف رخصت چھوڑ کر خالی جہاں
چل دیے دنیا سے لے کر وہ حیات جاؤ داں

مارنے شیطان کو جمرات پروہنکری
پہنچے ہی تھے کہ اچانک اک بجلد رُجھ گئی

گرگیا جو پھیڑ میں زندہ نہ وہ پھر اندر سکا
تحاقیامت خیز منظر اس وقت کا

جاں بحق حاج جوتے ہیں ہزاروں اس گھڑی
ایک طرف سے ہو گئے بافضل حق سب جنتی

دیکھتے ہی ہورہی ہے خلد میں شہداء کی عیید
جلد سے جام شہادت پی کے ہوتے یہ شہید
چودہ سو چھتیس بھری اور ذی الحجه کی دس
روح نلکی شاد ہو کر توڑ کردار قفس
حج ہوا مقبول ان کا ہو گئے خود بھی قبول
ہو گیا مقصود حاصل ہو گئی محنت وصول
غم بدانی کا تو ہے اس میں نہیں کوئی کلام
ہے خوشی اس بات کی ان کو ملا اعلیٰ مقام
تھے مسرا دشاد محمود الحسن کے بالیقیں
یہ بھی تھے دل سے فدا مرشد پا اس میں شک نہیں
درحقیقت جامعہ کا باکپن جاتا رہا
رہ گیا غالی چمن جان چمن جاتا رہا
مسجد و محراب و منبر سب کے سب میں اشکبار
جامعہ کی ہر عمارت کس قدر ہے سو گوار
ہے دعا دل سے ہماری اے خدائے لمیز ل
جامعہ کو کر عطا ان کا کوئی نعم البدل
آپ کی ذات گرامی پر تھا بے حد ہم کو ناز
سچ تو یہ ہے مہرباں تھا ہم پر رب بے نیاز
نیک طینت نیک سیرت صاحب فہم و ذکاء
یاد گا حضرت محمود صاحب باصفا

مونس و ہمسر دغم خوار و شفیق و مہسر باب
ایسا مخلص ایسا مشفیق پائیں گے اب ہم کہاں

حضرت فاروق کو فردوس میں اعلیٰ مقام
کر عطا دل سے دعا ہے اے رب الانام

الہی کے آج ہے دل پر گھر اکوہالم
رہتی ہے ہر دم غم فرقہ میں ان کی اشک نم

نو چشمی لخت دل محمود کو تو اے خدا!

صبر و استقلال کی طاقت کرم سے کر عطا

اور ان کی بنیوں پر اے خدا! نگہہ کرم
فضل سے فرماتوان کے دور کر دے رنج و غم

اہل خانہ کو الہی کر عطا صبر جمیل

اور سب اہل تعلق کو بھی رب جلیل

یہ ادارہ یا الہی حشرت کے قائم رہے
فیض اس کا چار جانب اے خدا اتم رہے

کرتا ہے کامل بصد منت کرے محفل دعا
فضل سے مقبول فرمائے اسے تو اے خدا!

مرثیہ

بروفات شہید حج حضرت مفتی محمد فاروق صاحب میرٹھی

نتیجہ فکر: مولانا فضل الدین قمر مظاہری سراوی ہاپور

روشن دل و نگاہ جو روشن ضمیم تھا

پیروں کا تھا جو شاہ جو شاہوں کا پیر تھا

مرعوب جس کے سامنے سلطان و میر تھا

فاروق ایسی شان کا مرد فقیر تھا

مداح جس کا دل سے غریب و امیر تھا

شیدائی جس کا قوم کا بربنا و پیسیر تھا

سب اس کی رہنمائی کے دل سے تھے معترف

چاہے کوئی غریب و امیسی رووزیر تھا

وارث نبی کا دین کا خادم تھا بے مثال

وہ عالموں میں آپ ہی اپنی نظریہ تھا

علم و حدیث و فقہ و تصوف میں فرد تھا

تاریخ داں عظیم ادب کا دیر تھا

عالم وہ ایسا جس سے اک عالم تھا فیض یا ب
پھیلے جہاں بھر میں مریدوں کا پیر تھا

عظمت کا اس کی جامعی محمود یہ گواہ
اس کی سنتا بیں کہتی ہیں عالم کبیر تھا

و عنقولوں میں حق کے موئی لٹاتا تھا بے دریغ
مجلس میں اپنی بانٹتا خسیر کثیر تھا

سب کے لیے اس کی مجبت، وفا، خلوص
ان انوں کو وہ کرتا شکرو شیر تھا

اخلاق اس نے حق سے کریمانہ پائے تھے
طبعاً علیم بندہ رب قدر تھا

جب کو بھی دیکھا اس کو ہی سمل بنادیا
دل چیر دیتا اس کی نگا ہوں کا تیر تھا

اس نے مٹایا ظلمت، فتن و فجور کو
فاروق دین و شرع کا بد رمنیر تھا

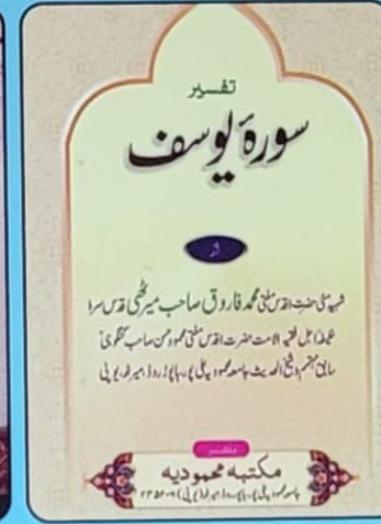
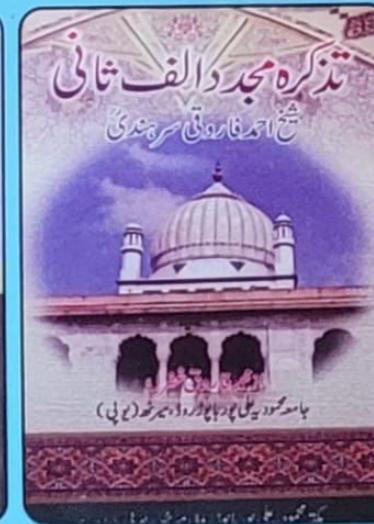
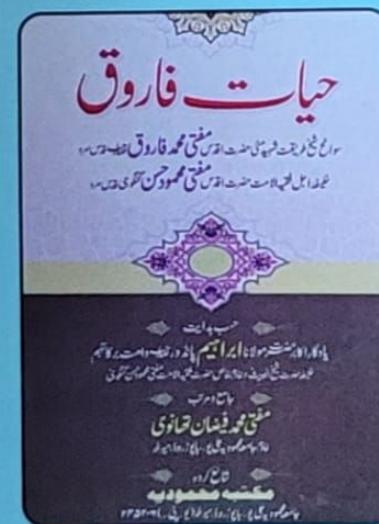
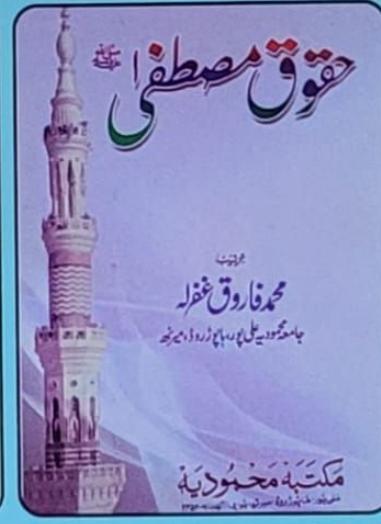
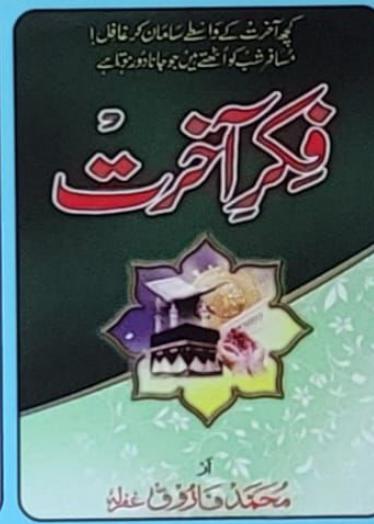
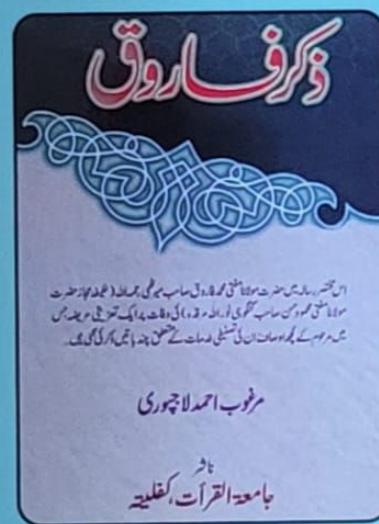
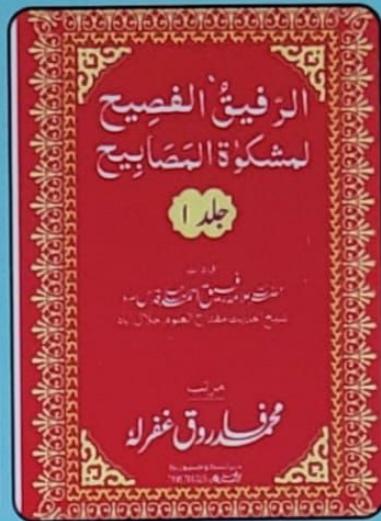
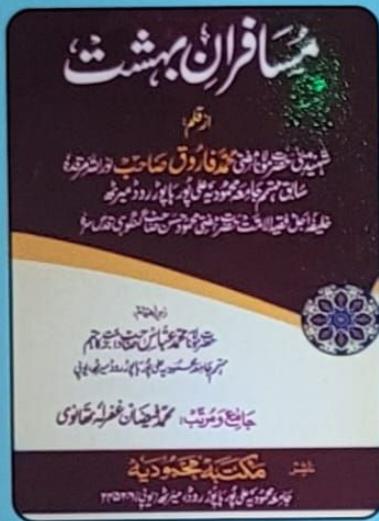
ایسا کہاں سے لا نہیں کہ اس سائیں جسے
اس دور میں وہ آدمی اک بے نظیر تھا

باظل سے عمر بھروہ نبرد آزمارہا
وہ حق پسند و حق نما حق کا سفیر تھا

وہ دفن جبا ہوا بلدا میں میں
پہنچی ویں پرخاک کہاں کا خمیر تھا

جس سے کہیں گے دل کا فانہ ہم اب قمر
ملک عدم میں جبا بسا اپنا جو پیر تھا
تاز ندی گی کریں گی نگاہیں اسے تلاش
وہ پسیر بنے نقیب قمر دل پذیر تھا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



MADINA ACADEMY

Swindon Road, Dewsbury,
West Yorkshire, WF13 2PA, England

www.madinaacademy.org.uk

Tel. 00 44 7852 762632